بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Saturday, July 6, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (State Bank Building), Islamabad at 9.30 a.m., with Mr. Chairman (Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

وَلینصرنّ اللہ مَنْ ینصرُہٗ اِنّ اللہ لقوی عزیزٌ ہ
الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلٰوۃ واٰتوا الزکوٰۃ
و امروا بالمعروفِ ونھوا عن المنکرؕ و اللہ
عقبۃ الامور ہ ومن یتول اللہ و رسولہٗ والذین
اٰمنوا فاِنّ حزب اللہ ھم الغالبون ہ

(ترجمہ) ارشاد باری تعالیٰ ہے اَب بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا ، بے شک اللہ قدرت والا غالب ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں گے ۔ زکوٰۃ ادا کریں گے اور نیک کام کرنے کا حکم دیں گے ، اور بُرے کاموں سے منع کریں گے ۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے لیکن یاد رکھو کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں سے دوستی کرے گا تو وہ اللہ کی جماعت میں داخل ہوگا ۔ اور اللہ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے ۔

وَاٰخرُ دعوانا ان الحمدُ للہ ربِّ العالمین ہ

OATH-TAKING BY A MEMBER

جناب چیئرمین : ایک ممبر نے حلف اٹھانا ہے ۔ جناب چشتی صاحب

(جناب چشتی صاحب سے چیئرمین صاحب نے حلف لیا)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Procedures and Conduct of Business in Senate 1973, I nominate the following Members in order of precedence for the panel of Presiding Officers for the July, 1985 Session of the Senate of Pakistan :–

1. Professor Khurshid Ahmad.
2. Khan Amir Abdullah Khan Rokari.
3. Mir Nabi Bakhsh Zehri.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Two leave applications – one from Mr. Sartaj Aziz who is away, attending an International Conference, has applied for leave for the 6th of July, 1985. Does the House agree to grant him leave ?

(Leave granted).

Mr. Chairman: Syed Zulfiqar Ali Shah Jamot is also out of the country on official duty. He has also applied for leave for the entire Session. Does the House agree to grant him leave ?

(Leave granted).

An Honourable Member: May I request you on behalf of the Senate that we may kindly be provided an office with a Stenotypist or Typist so that during the Session we are able to perform our functions and duties.

Mr. Chairman: Could I look into the question ? I will try to do my best to provide you a Steno and the facilities asked for. But one thing I must tell you that presently we are also a little disorganized – the entire machinery of the Secretariat being non-functional for the last 10 years has gone very rusty and we have to get it renovated and I hope, with your assistance and with your co-operation we would be able to do it soon.

قاضی حسین احمد: مودبانہ گذارش ہے کہ اگر آغاز ہی انگریزی میں آپ نے کیا تو سارا سلسلہ ہی انگریزی میں چلے گا۔

جناب چیئرمین: میں اپنی طرف سے انتہائی کوشش کروں گا کہ اُردو استعمال کروں مجھے اجازت دیں تو میں اپنی ابتدائی گذارشات اُردو میں ہی عرض کروں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم :

معزز اراکین سینٹ ، میں آپ کے نومنتخب شدہ پاکستان سینیٹ کے اس پہلے باقاعدہ عملی اجلاس میں شرکت پر تہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں ۔

قاضی صاحب! مشکل یہ ہوتی ہے کہ اب "ورکنگ سیشن" کا آپ مجھے اردو کا ترجمہ بتائیں۔ میں نے اس کا ترجمہ "عملی اجلاس" کیا ہوا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے بعض مشکلات ایسی آتی ہیں جس کی وجہ سے دوسری زبان کا بھی سہارا لینا پڑتا ہے لیکن میری حتی الامکان کوشش یہی ہو گی کہ اردو زبان ہو اس سے قبل ۲۱ مارچ ۱۹۸۵ء کو منعقد ہونے والا اجلاس مختصر بھی تھا۔ اور اس کی کارروائی محض رسمی امور تک محدود تھی ۔ اس اجلاس میں صرف حلف برداری اور چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین کے انتخابات عمل میں آئے تھے ۔ آج ہم حقیقی معنوں میں ان مقاصد کی طرف پیش قدمی کا آغاز کر رہے ہیں جن کے حصول کی ذمہ داری قوم نے آزادانہ انتخاب کے ذریعہ ، ہمارے کاندھوں پر رکھی ہے یہ ایک اہم لمحہ ہے ۔ اور اس کا تقدس ہم سے اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم اپنے دلوں میں اس عہد کی تجدید کریں جو ہم نے قوم سے کیا ہے اور جو ہماری یہاں موجودگی کا جواز ہے ۔ اس عزم کا اعادہ کریں کہ ہم مشترکہ کوششوں سے ایک نئے اسلامی جمہوری خوشحال اور منصفانہ معاشرہ کی تشکیل کر کے رہیں گے ۔

اس اجلاس کے دوران زیر غور آنے والے معاملات میں قانون سازی کی اہم فہرست ہو گی ۔ قوانین کو قومی امنگوں اور ملک و قوم کے طویل المدت مفادات اور مقاصد سے ہم آہنگ بنانا ہماری ایک اہم ذمہ داری ہے ۔ قانون سازی اور قوانین کی منظوری دینا آپکی اہم ترین ذمہ داری ہے ۔ اپنے دوررس نتائج کے سبب ہر قانون آپ کی بہترین صلاحیت اور تجربہ سے بھی زیادہ آپ کی توجہ، کاوش، غور و خوض اور پختگی خیال کا تقاضا کرتا ہے ۔ سینٹ میں بزرگ تجربہ کار

[Mr. Chairman]

حضرات کے ساتھ پیشہ ور ماہرین اور مختلف شعبہ جات سے چنیدہ حضرات کے اجتماع سے قوم یہ توقع وابستہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ سینیٹ میں غور و فکر کے بعد منظور ہونے والا قانون حتی الامکان انسانی سقم سے محفوظ ہو گا مجھے امید ہے کہ ہم پختگی خیال کے ساتھ تحمل مزاجی اور افہام و تفہیم کے عناصر کو سمو کر اس ایوان میں ایسی نئی تعمیری روایات تشکیل کریں گے ۔ جو ہمارے قوانین کو ملک کی ضرورتوں کے مطابق اور دیرپا اثرات کا حامل بنانے میں ممد و معاون ہوں ۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہو گا کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے ۔ اسلام صرف ہمارا بنیادی نظریہ ہی نہیں ہماری وجہ حیات بھی ہے ۔ آپ کو قانون سازی اور منظوری قوانین کے ہر مرحلہ پر اس بنیادی ذمہ داری کو ملحوظ خاطر رکھنا ہو گا ۔ ملک میں شریعت کا نظام نافذ کرنے اور ایک صحیح اسلامی معاشرہ کے قیام کے سلسلے میں حکومت کے اقدامات کا جائزہ لینا اور ان کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز تیار کرنا اور اس ایوان کا اہم فریضہ ہے ۔ بعض صورتوں میں یہ ایوان اس مقصد کے لئے اپنی تجاویز کو قانونی شکل دینے کا بھی مجاز ہے ۔

معزز ارکان ! اب جب کہ سینیٹ کے باقاعدہ اجلاس شروع ہو رہے ہیں بمصداق "ہر چند ہو مشاہدہ حق کی گفتگو"، سب سے پہلی چیز جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا وہ آئین اور قواعد و ضوابط برائے انصرام کارروائی سینیٹ کی اہمیت کے متعلق ہے ۔ ان مسودات کا اچھی طرح اور متعدد بار مطالعہ کئے بغیر ایوان کی کارروائی میں موثر طور پر شرکت مشکل ہے ۔ دراصل کسی بھی پارلیمانی نظام میں ایوان کے کام میں پیش رفت کے لئے یہ ناگزیر ہے کہ قواعد و ضوابط کی پابندی ہر گاہ اس مرحلہ پر کی جائے تاکہ بحث و مباحث کے مثبت نتائج رونما ہو سکیں ۔ ایوان کی کارروائی کا رخ بامقصد ہو اور مباحث امور زیر بحث سے دور نہ بھٹکیں ۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک آپ مقصدیت کو ہر چیز پر ترجیح نہ دیں ۔ مجھے قوی امید ہے ۔ کہ آپ قواعد و ضوابط کا بغور مطالعہ کر کے اور از خود ان پر کاربند

ہو کر اجلاس کی کارروائی کو صحیح خطوط پر چلانے میں میری مدد فرمائیں گے۔ اور آپ کی مکمل امانت اس باب میں میرے شامل حال ہوگی۔ رسوم و قیود کی پیروی ضروری ہے۔ ان کا سہارا کوہکن کو بھی لینا پڑا تھا۔

تیشے بغیر مر نہ سکا کوہ کن اسد
سر گشتۂ خمار رسوم و قیود تھا۔

تو رسوم اور قیود خواہ کتنی ہی پابندی ہم پر عائد کرتے ہیں اس سے کوئی گریز نہیں ہے۔ اس اجلاس کے لئے موصول شدہ سوالات، قرار دادوں اور تحاریک کے متعلق بھی چند الفاظ کہنا مناسب ہوگا۔ سوال کرنے کے سلسلے میں جن امور پر خصوصی توجہ دینا ضروری ہے وہ یہ ہیں کہ آیا آپ کا سوال صحیح، وزارت یا وزیر متعلقہ کے نام بھی بھیجا گیا ہے اور یہ کہ سوال کا موضوع بنیادی طور پر صوبائی ذمہ داری تو نہیں ہے پھر یہ کہ جو ۲۱ شرائط قواعد میں سوال کو قبول کرنے کے لئے دی گئی ہیں آپ کا سوال ان سے ہر طرح مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔ اس طرح قرارداد کو بھیجنے سے پہلے بھی آپ کو خود ہی یہ اطمینان کرنا ہوگا کہ کہیں عائد شدہ شرائط کی خلاف ورزی تو اس قرارداد سے نہیں ہو گی۔ یہی صورت تحریک التوا اور دیگر تحاریک کی ہے۔ چونکہ یہ ابھی تمام قضیوں کی ابتدا تھی اس اجلاس کے لئے میری انتہائی کوشش رہی ہے کہ آپ کے جتنے بھی زیادہ سوالات، قراردادیں اور تحاریک، چاہے کتنی ہی ترامیم کرنے سے قواعد کے اندر آسکیں وہ سب لائے جائیں تاکہ حتی الامکان کسی کی دل شکنی بھی نہ ہو اور ہم سب کی اس پہلی کوشش کا بنیادی مقصد بھی پورا ہو جائے۔

سینیٹ ملک کا اعلیٰ ترین ادارہ ہے اس کے اراکین علم تجربے اور مہارت کی دولت سے مالا مال ہیں۔ آپ کی کوششوں سے اس ایوان کا وقار بلند ہوگا میری یہ کوشش رہی ہے اور انشاءاللہ رہے گی کہ صرف تکنیکی بنیادوں پر مختلف تحاریک اور سوالات کو رد نہ کیا جائے لیکن بعض حالات میں مجھے مجبوراً قواعد کی بالا دستی کا راستہ اختیار کرنا ہوگا اور آپ کے اور ایوان کے وقار کیلئے یہ ضروری

[Mr. Chairman]

ہوگا کہ آپ یہ خود اطمینان کر لیں کہ آپ کی تحریک اور سوالات قواعد وضوابط سے متصادم نہ ہوں ۔

اس سلسلے میں ایک اور امر کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ پچھلے اور اس اجلاس کے درمیان میری نظر سے اخباروں میں کئی بار کچھ معزز ارکان کے دیئے ہوئے بیانات گزرے جو آپ نے بھی ضرور دیکھے ہوں گے کہ انہوں نے فلاں فلاں موضوعات پر سوالات، تحاریک استحقاق یا التوائیا قرارداویں سینیٹ سیکرٹریٹ کو ارسال کر دی ہیں اور یہ کہ یہ سب اگلے اجلاس میں زیر بحث آئیں گے۔ اب قواعد نے یہ ذمہ داری چیئرمین کو سونپی ہے کہ وہ ان تمام مسودات کے موصول ہونے کے بعد ان کے ایڈمشن یا قبولیت کے متعلق اپنی حتمی رائے دے اس کے بعد ہی ان پر مزید کارروائی یا بحث ہو سکتی ہے اس لئے اخبارات میں جن بیانات کا میں نے ابھی ذکر کیا ان کا جواز نہیں بنتا۔ میں اطلاعاً آپ کو بتاتا چلوں کہ تسلیم شدہ پارلیمانی دستور میں یہی ہے کہ جب تک کسی رکن کا سوال یا تحریک یا قرارداد چیئرمین ایڈمٹ نہیں کر لیتا ان میں سے کسی کے متعلق بھی اخبارات سے رجوع نہیں کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ مواد اس وقت تک پبلک یا عام اطلاع کے لئے نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ایوان میں نہ آجائے اس لئے میری مودبانہ گزارش ہے کہ مہربانی کر کے ان امور کے متعلق اخبارات میں قبل از وقت بیان دینے سے اجتناب فرمائیں۔ جب یہ ایوان میں ایک بار ایوان میں پیش ہو جائیں گے تو خود بخود پریس اور دیگر میڈیا کے جائز موضوعات بن جائیں گے۔ ویسے بھی یہ (common courtisy) ہے کہ آپ کسی تقریر کے کرنے سے پہلے ہی اس کا متن اخباروں میں شائع نہیں کرتے۔

ایک اور موضوع جس کا ذکر مناسب ہوگا وہ سینیٹ کی قائمہ یا سٹینڈنگ کمیٹیز اور دیگر کمیٹیوں کے متعلق ہے قواعد کی رو سے یہ کمیٹیاں ان تمام معاملات یا قوانین کے مسودوں پر غور کر کے ایوان کو اپنی سفارشات پیش کرنے کی مجاز ہیں جو انہیں سپرد کئے جائیں آئین کی رو سے سینیٹ ایک اہم ادر

فعال ادارہ ہے۔ لیکن اس کا یہ کردار عملی طور پر قائم کرنا صرف اس صورت میں ممکن ہو گا جب ایوان کی یہ کمیٹیاں فعال بنائی جائیں۔ اس ایوان میں خدا کے فضل وکرم سے جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں باصلاحیت اور تجربہ کار ارکان کی کمی نہیں ہے۔

اگر کوئی ایسے قومی مسائل ہوں جن کی تحقیق یا ان پر تفصیلی غور وخوض کی ضرورت ہو یا مختلف محکمہ جات کی کارکردگی کا بے لاگ جائزہ لینا مقصود ہو تو میرے خیال میں آپ سے بہتر افراد کا بہ آسانی دستیاب ہونا مشکل ہے اس لئے عین قومی مفاد میں ہو گا کہ ان کمیٹیوں سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جائے اور ان ارکان کی صلاحیت اور تجربے کے مطابق قومی مسائل کے حل میں حکومت ان کی آراء سے مستفید ہونے کے موقع تلاش کرے۔

معزز اراکین، آخر میں میں آپ کو ایک بار پھر خوش آمدید کہتا ہوں اور خداوند تعالیٰ بزرگ و برتر سے دست بدعا ہوں کہ ہمیں اپنے کارہائے منصبی ، ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ پاکستان کے آئین اور سینٹ کے قواعد کے مطابق، جن کی بابت ہم سب پہلے سے حلف اٹھا چکے ہیں۔ انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آج کے لئے کوئی ریوائزڈ نظام کار دیا گیا تھا لیکن وہ ہمیں نہیں ملا۔

جناب چیئرمین: جہاں تک میرا علم ہے نظام کار کو سویرے تقسیم کیا گیا تھا ایک مشکل یہ تھی کہ ہمیں خود بھی وہ ذرا دیر سے ملا، یہ رات کو کسی وقت ملا ہے اور یہ بات بھی تھی کہ سب حضرات کے ہمارے پاس ابھی تک جہاں پر وہ ٹھہرے ہوئے ہیں پتے نہیں تھے۔

قاضی حسین احمد: جناب یہ مجھے اب مل گیا ہے اور جو ملا ہے اس میں آپ کی ابتدائی تقریر کا بھی ذکر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ابتدائی تقریر یا جو کلمات ایسے موقع پر کہے جاتے ہیں وہ آرڈر آف دی ڈے میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن آئندہ سے جہاں پر آپ تشریف رکھتے ہیں اور جہاں جہاں آپ ٹھہریں گے اگر سیکرٹریٹ کو آپ اپنے پتے دے دیں

[Mr. Chairman]

تو انشاء اللہ یہ تاخیر یا یہ کوتاہی آئندہ نہیں ہوگی۔

جناب جاوید جبار: جناب چیئرمین! زبان کے موضوع پر ہمیں زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا لیکن میں آپ کی توجہ رول نمبر ۲۲۲ کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا جس میں کہا گیا کہ ایوان کی کارروائی دونوں زبانوں میں جائز ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ بجائے زبان کے موضوع پر ہم توجہ دیں۔ ترجمے کی سہولت موجود ہے۔ بار بار اس کو رکاوٹ نہ بنایا جائے۔

جناب چیئرمین: رولز اس میں بہت clear ہیں اور میں نے انہی رولز کا حوالہ دیا ہوا ہے لیکن بحیثیت قومی زبان کے میرے خیال میں ہم سب کا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ حتی الامکان اردو کو ہی ترجیح دیں اور اردو کو ہی استعمال کریں البتہ اگر کسی صاحب کی مجبوری ہے، میری اپنی بھی ہو سکتی ہے کوئی ایک معاملات ایسے تکنیکی نوعیت کے ہیں۔ اور میں آپ سے صحیح کہتا ہوں کہ ان پر میں اردو میں ویسا اظہار خیال نہیں کر سکوں گا جیسا میں کسی اور زبان میں کر سکتا ہوں لیکن جہاں تک ممکن ہے اس سے گریز کرنا چاہیئے اور اردو کا ہی سہارا لینا چاہیئے۔ میرے خیال میں اس کو موضوع بحث بنانا شاید زیادہ ضروری نہ ہو۔ جناب خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: محترم صدر نشین سینٹ، چونکہ اس وقت کچھ ابتدائی اور انتظامی معاملات پر بھی گفتگو ہوئی ہے اس لئے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک گذارش میں بھی کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جیسا آپ نے کہا کہ سینیٹ سے یہ توقع بجا طور پر کی جاتی ہے کہ وہ قانون سازی کا کام زیادہ گہرائی میں جا کر انجام دے اس لئے آپ کے علم میں یہ بات ہوگی کہ دنیا کے مختلف ممالک میں یہ روایت ہے کہ گو ایوان نمائندگان کے سلسلے میں وقت کی تحدید کر دی جاتی ہے لیکن سینیٹ یا جو ایوان بالا ہے اس میں اراکین کو زیادہ سے زیادہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ گہرائی اور تفصیل میں جا کر ایک موضوع کو (examine) کریں اور اپنا نقطہ نظر پیش کریں چونکہ ایسی باریکیاں جو ایوان نمائندگان سے رہ جاتی ہیں ان کی اصلاح بھی بالعموم سینیٹ یا ایوان بالا کیا کرتے ہیں اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ اراکین کو موضوعات کی تیاری کے لئے آپ مناسب وقت دیں، آپ ایک سوال کے بارے میں ایک ممبر سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ تیرہ دن پہلے سوال بھیجے اور آپ یہ توقع رکھتے ہیں کہ ایک وزیر کو بھی سوال ملنے کے بعد جواب دینے کے لئے کم از کم ۷، ۸ دن مل جائیں، اسی طریقے سے جو سرکاری بل ہیں ان کے بارے میں بھی آپ نے کچھ تحدیدات رکھی ہوئی ہیں لیکن یہ بات

کہ جو قوانین حکومت زیر غور لا رہی ہے سینیٹ میں کتنا وقت پہلے اراکین کو ملے تاکہ وہ ان کا مطالعہ کر سکیں اس بارے میں کوئی روایت میرے علم میں نہیں ہے ۔

ہونا یہ ہے کہ ہمیں آج صبح مسودہ ملا ہے جیسے آج ہی وزیر اعظم introduce کریں گے اور تین دن کے بعد اس کے اوپر بحث ہو گی ۔ یہ چودہ قوانین ہیں اگر ہم ایمانداری سے ان کے اوپر کام کرنا چاہتے ہیں تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ جو اصل مسودات ہیں ہمیں ان کو دیکھنا ہے اس میں سے (۹) قوانین ایسے ہیں کہ جن کو شریعہ فیڈرل کورٹ کی ججمنٹ کی بناء پر آپ تبدیل کرائیں گے ۔ ہمیں ان کی ججمنٹ کو پڑھنا ہو گا ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ انہوں نے تبدیلی کے لئے کس بات کا مطالبہ کیا ہے اور وزارت عدلیہ نے فی الحقیقت اس کی روح اور اس کے الفاظ کو پورا کیا ہے یا نہیں ۔ میں درخواست کروں گا کہ اس بارے میں بھی آپ کوئی روایت قائم کریں کہ ہمیں ہر وقت یہ چیزیں ملیں اور ہر وقت کا مطلب یہ ہے کہ ان قوانین پر غور کرنے کے لئے کم از کم ایک ہفتہ یا دس دن ہمیں ضرور ملیں تاکہ اگر ہمیں کوئی مشورہ کرنا ہے تو کر لیں اور پھر اس کو یہاں پر آکر پیش کر دیں ۔ اس طرف بھی آپ توجہ دیں ۔ میں ممنون ہوں گا ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ، عمومی طور پر ، اگر in general کا ترجمہ "عمومی طور" پر صحیح ہے ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ چیزیں تب ہی درست ہو سکتی ہیں کہ ہم اپنے جو قواعد ہیں ۔ انصرام سینیٹ کے کام کے ان کو ریوائز کریں ۔ ایک بات تو یہ ہے اور اس کے لئے میرے خیال میں ایک تجویز یہ ہے کہ ایک سپیشل کمیٹی اس کام کے لئے وزیر اعظم صاحب قائم کر لیں تاکہ یہ رولز کو ریوائز کر سکیں اور یہ چیزیں جن کا آپ ابھی اظہار کر رہے ہیں یہ ان میں reflect ہو جائیں ۔

فی الحال ہم نے انہی رولز کے مطابق کام کرنا ہے جتنا ٹائم قوانین پر غور و خوض کے لئے اس میں دیا گیا ہے وہ ضرور دیا جائے گا ۔ آئندہ کے لئے رول (Rule) بدل سکتا ہے لیکن جو قانون کا subject matter ہے اس پر بھی یہ depend کرے گا ۔ بعض بہت ٹیکنیکل ٹائپ کے قوانین ہو سکتے ہیں جو کہ بالکل پرو فارما ہوں گے ان پر غالباً اتنا ٹائم نہیں لگے گا ۔ بعض ایسے ہوں گے جن میں آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں ۔ بہت تحقیق کرنی پڑے گی اور ان پر بہت غور و خوض کی ضرورت ہو گی عام طور پر میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں لیکن فی الحال یہی جو کچھ قوانین ہیں provided ہے ہم اسکے

[Mr. Chairman]

مطابق چلیں - آئندہ کے لئے یہ جو ریوائزڈ رولز بنیں گے ان میں ہم یہ ضرور provide کر سکیں گے -

قاضی حسین احمد : جناب والا میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں -

POINT OF ORDER RE QUESTION HOUR

جناب احمد میاں سومرو : پہلا Hour questions کیلئے ہوتا ہے تو question کیلئے کیوں آج نہیں رکھا گیا ؟

جناب چیئرمین : اس کی وجہ یہ ہے اور اس کے متعلق میں نے پوچھا تھا - تو مجھے بتایا گیا ہے کہ سینٹ (اور اسمبلی میں بھی) یہ روایت رہی ہے کہ پہلے دن کے اجلاس میں سوالات نہیں رکھے جاتے - کل سے انشاءاللہ یہ معمول شروع ہو گا -

جناب احمد میاں سومرو : رولز کے تحت کیا کرنا ہے - کیا روایات رولز کے خلاف جا سکتی ہیں -

جناب چیئرمین : روایات بھی اس ہاؤس establish ہوتی ہیں - اس کو اردو میں کیا کہیں گے ؟

جناب حسن اے شیخ : پوائنٹ آف آرڈر ،

جناب چیئرمین : ایک پوائنٹ آف آرڈر کا جواب ہو جائے - تو پھر آپ کو موقع ملے گا - دوسرا یہ ہے کہ روایات بھی اسی ہاؤس کی بنائی ہوئی ہیں - جہاں تک رولز کا تعلق ہے وہ صحیح ہیں - اور ان کے تحت کام کرنا چاہیئے لیکن پہلے یہی روایت رہا ہے اور اسی کو ہم نے اپنایا ہے - آئندہ سوالات کا وقفہ ضرور ہو گا -

جناب حسن اے شیخ : پوائنٹ آف آرڈر ، ایسی کوئی روایت نہیں ہے معلوم ہوتا ہے یہ کوئی نئی Innovation ہے - یہ روایت نہیں ہے -

جناب چیئرمین : اب آپ کی اطلاع صحیح ہو سکتی ہے - لیکن مجھے جو سیکریٹریٹ نے اطلاع دی ہے فی الحال میں اسی پر rely کر سکتا ہوں - یہی مجھے بتایا گیا تھا - اس ضمن میں ایک اور بات بھی عرض کر دوں کہ رول کے مطابق جمعہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہوا کرتا تھا - جمعہ کو اب چھٹی ہے - اس کی بجائے ہفتہ کو پرائیویٹ ممبرز ڈے کر دیا ہے لیکن آج اس لئے پرائیویٹ ممبرز ڈے نہیں ہو رہا کہ آج اجلاس کی پہلی نشست ہے رولز کے

مطابق پرائیویٹ ممبر ڈے کو (جب یہ جمعہ کو ہوا کرتا تھا سوالات نہیں ہوتے تھے تو دوسری یہ وجہ بھی تھی اور ہو سکتی ہے ۔ بہر حال کل سے سوالات کا وقفہ ہوگا اور باقاعدہ ہوگا ۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب ،

PRIVILEGE MOTIONS

PRIVILEGE MOTION *RE:* LIFTING OF MARTIAL LAW

قاضی حسین احمد : میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم !

صدر مملکت ، قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے منتخب دستوری اداروں کے وجود میں آنے کے بعد مارشل لاء کے جاری رہنے سے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔ اس لئے یہ ایوان تجویز کرتا ہے کہ مارشل لاء فوری طور پر اٹھایا جائے تاکہ قرارداد مقاصد اور دستور پاکستان کے مطابق اللہ کی حاکمیت ، قرآن و سنت کی بالادستی اور پاکستانی عوام کی نیابت کے بنیادی مقاصد پورے ہو سکیں ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں اپنی اس تحریک استحقاق کی تشریح کروں گا ۔

جناب چیئرمین : جی ۔ فرمائیے ۔

قاضی حسین احمد : جناب والا ! سینٹ ایک جمہوری ادارہ ہے جو دستور کے مطابق قائم کیا گیا ہے سینٹ کے دوسرے فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے کہ یہ دستور کا تحفظ کرے ۔ دستور میں قرارداد مقاصد کو اس کا باقاعدہ ایک حصہ بنایا گیا ہے ۔ مگر پہلے بھی یہ شامل تھا ۔ اب دستور کے حصہ اول دفعہ ۲ کے تحت قرارداد مقاصد کو باقاعدہ اس کا حصہ قرار دے دیا گیا ہے ۔ قرارداد مقاصد میں جن بنیادی مقاصد کی تشریح کی گئی ہے یہ ملک اس کے لئے وجود میں آیا ہے اس میں اللہ کی حاکمیت ہے اور اللہ کی حاکمیت کا مقصد یہ ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے اور حدود کے اندر اپنی زندگی گذاریں اور اس کے علاوہ کسی کو حاکم اعلیٰ تسلیم نہ کریں ۔ ہمارا جو بنیادی کلمہ ہے جس کی بنیاد پر ہم اسلام میں داخل ہوتے ہیں ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اس کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ کے بغیر کسی کو اللہ نہ مانیں ۔ کسی کو قانون ساز نہ تسلیم کریں ۔ اسی کو اپنا معبود تسلیم کریں ، کسی اور کے سامنے نہ جھکیں ۔ ہم ہر شخص کا وہی

[Qazi Hussain Ahmad]

حکم مانیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی حدود کے اندر ہو۔ مارشل لاء کی حاکمیت اور یہ مارشل لاء کی بالادستی اللہ کی حاکمیت کی نفی ہے۔ چنانچہ ہم نے اس پورے آٹھ سال میں دیکھا ہے کہ جب شریعت کورٹ بھی بنادی گئی تو شریعت کورٹ کی حدود متعین کر دی گئیں۔ اس میں مارشل لاء کی کسی دفعہ کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی مارشل لاء کے سارے قانون اور ساری دفعات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی حدود سے بھی بالاتر ہیں۔ ان کو وہاں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ شریعت کورٹ کے کسی بھی آرڈر اور کسی بھی بات کو مارشل لاء والے مسترد کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ کی حاکمیت کی نفی ہے اور میں سمجھتا ہوں اس کے بغیر یہاں یہ دعویٰ کرنا کہ یہاں اسلام نافذ ہو گیا ہے یا اسلام کے لئے کوئی کام کیا گیا ہے یہ باطل ہے کیونکہ اسلام کی طرف بنیادی قدم ہی نہیں اٹھایا گیا ہے۔ اسلام یہی ہے کہ اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کیا جائے اور خود بھی اس کے سامنے مطیع ہو جائے یہ تمام اتھارٹیز کا فرض ہے جو اس ملک میں حکمرانی کرتی ہیں۔ کہ وہ اللہ کی اطاعت قبول کر لیں اور قوم سے بھی اس اطاعت کا مطالبہ کریں، درخواست کریں اور خود بھی اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔ یہ سینیٹ کا بھی استحقاق ہے اور فرض ہے کہ وہ وہ اس بات کی نگرانی کرے۔ کہ ملک میں کوئی بھی اتھارٹی یا دستور، آئین اور اسلام کی بنیادی حدود سے تجاوز تو نہیں کر رہی ہے اور میں نے جس طرح عرض کیا کہ اللہ کی حاکمیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم قرآن و سنت کی حدود کے اندر اپنی زندگی گذاریں۔

دوسری بات اس میں یہ ہے اور قرارداد مقاصد میں بھی یہ بات طے کی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حاکمیت اور قرآن و سنت کی حدود کے اندر ملک کے عوام کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعے حکومت چلائیں۔ لہٰذا دستور کے مطابق اور قرارداد مقاصد کے مطابق بھی ملک کے منتخب نمائندوں کی بالادستی ضروری ہے۔ ملک کے منتخب نمائندوں اور سینیٹ پر یہ ایک بے جا قدغن ہے کہ اس کے اوپر مارشل لاء کی تلوار لٹکتی رہے۔ اور اس کے ذریعے حدود متعین کی جائیں کہ فلاں معاملے میں آپ بات کر سکتے ہیں اور فلاں میں نہیں کر سکتے اور دستور کی اتنی دفعات معطل ہیں اور اتنی دفعات اس وقت لاگو ہیں۔ پھر دستور کی ایک دفعہ اور قرارداد مقاصد میں اس کا تعین کیا گیا ہے

کہ یہ ملک ایک وفاقی ہے اور یہاں پر چار صوبے ہیں اور سینیٹ بھی ان صوبائی حدود کا تحفظ کرنے والا ایک ادارہ ہے کیونکہ اس میں صوبوں کی برابر نمائندگی ہے اور مارشل لاء کی موجودگی میں وفاق کی حیثیت مجروح ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ تمام طاقت اور تمام پاور چند ہاتھوں اور ایک ہاتھ میں مرتکز ہو جاتی ہے ۔ اور اس طریقے سے یہ وحدانی طرز حکومت بن جاتا ہے وفاقی نہیں رہتا اس لئے مارشل لاء وفاق کی بھی نفی ہے اور سینیٹ کا جو بنیادی مقصد ہے کہ تمام صوبوں کے حقوق کا تحفظ کرے ، مارشل لاء اس کے خلاف ہے ۔

ایک اور بات اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ فوج کو دوسرے ممالک میں بھی امن و امان کے استحکام کے لئے اور اس کے قیام کے لئے بلایا جاتا ہے ۔ ہندوستان کے اندر ہم نے دیکھا ہے کہ مشرقی پنجاب کے اندر فوج استعمال ہوئی ہے ، آسام میں فوج استعمال ہوئی ہے ، لیکن منتخب نمائندے جب ان کو بلاتے ہیں تو وہ آتے ہیں اور جو ان کا ضروری فرض ہوتا ہے وہ پورا کرتے ہیں اور بارکوں میں چلے جاتے ہیں ۔ کسی جگہ بھی یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ اگر امن و امان قائم کرنے کے لئے ہمیں استعمال کیا گیا تو ہم اس کی قیمت وصول کریں گے ۔ یعنی ہم تمہیں بھی اپنا محکوم بنائیں گے اور حاکمیت اپنے ہاتھ میں لیں گے ۔ فوج سول سروس کا ایک ادارہ ہے ۔ یہ بھی حکومت اور قوم کے ملازم ہیں اور تنخواہ پاتے ہیں ۔ ان کے لئے کسی بھی طریقے سے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ملک کے منتخب نمائندوں کے تمام حقوق چھین کر اپنے ہاتھ میں لیں ۔ ان کو محکوم اور رعایا بنائیں اور خود ان کے حاکم بن کر بیٹھ جائیں کیونکہ ان کے پاس بندوق ہے ، ان کے پاس طاقت ہے ۔

ایک مہذب اور دستوری معاشرے کے لئے یہ ضروری ہے اور ملک کے موجودہ حالات میں اس بات کی بہت ضرورت ہے اور استحکام پاکستان کا بھی یہ تقاضا ہے کہ وفاق کو مضبوط بنایا جائے وفاق اسی طرح مضبوط بنایا جا سکتا ہے کہ یہاں کے سیاسی اداروں کو مضبوط بنایا جائے ۔ ملک میں اسی وقت استحکام آ سکتا ہے کہ یہاں جو دستوری ادارے ہیں ان کو تقویت پہنچائی جائے اور اس ایوان کا وقار بھی یہ تقاضا کرتا ہے کہ یہ ایوان اس بات پر اصرار کرے کہ جو حقوق اس کے متعین ہیں ، جو فرائض اس کے متعین ہیں دستور کے مطابق ان پر سے ہر طرح کی قدغن ہٹا لی جائے ۔ اس لئے میں استحکام پاکستان کی وجہ سے بھی یہ کہوں گا کہ مارشل لاء کو

[Qazi Hussain Ahmad]

اٹھا لینا اور ان دستوری، آئینی اور جمہوری اداروں پر قوم کا اعتماد بحال کرنا ضروری ہے - اس وقت ہمیں قوم کا اعتماد بھی چاہیئے - قوم کا اعتماد ہمیں اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ان میں یہ بات پیدا ہو جائے، یہ بات واقعی تسلیم ہو جائے، مسلمہ ہو جائے کہ یہ ادارہ ایک جمہوری اور خود مختار ادارہ ہے، ہر طرح کی قدغن سے آزاد ہے - سب سے پہلی نشست جو ہماری صدر مملکت سے ہوئی تھی اس میں بھی ان سے عرض کیا تھا کہ ایک مہذب معاشرے میں، ایک دستوری اور جمہوری صدر کی حیثیت چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے بدرجہا بہتر اور بلند ہوتی ہے اور وہ زیادہ قابل احترام اور قابل اعتماد ہوتی ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u> : قاضی صاحب ! میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا لیکن میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ فی الحال ہم اس تحریک کی Admissibility بحث کر رہے ہیں - جہاں تک میرٹ آف دی کیس ہے جو آپ ارشاد فرما رہے ہیں میرے خیال میں اکثر حضرات ..... (مداخلت)

<u>قاضی حسین احمد</u>: جناب ! میں اپنی بات ختم کرنا چاہتا ہوں -

<u>جناب چیئرمین</u> : وہ آپ بے شک کریں لیکن اگر آپ (concentrate) اس پر کریں کہ یہ تحریک استحقاق کیسے بن سکتی ہے تو زیادہ بہتر ہوگا -

<u>قاضی حسین احمد</u>: میں یہی عرض کر رہا ہوں انہوں نے کہا کہ اس ایوان کا وقار اس طریقے سے بلند ہو سکتا ہے کہ آپ لوگوں کا کردار اچھا ہو تو میں نے کہا کہ ہمارے کردار پر بھی منحصر ہے لیکن یہ آپ پر بھی منحصر ہے کہ آپ ایک جمہوری صدر بنیں اور ہمیں ہمارے حقوق دیں اور ایک جمہوری ادارہ بنائیں - اس کو جمہوری ادارہ بنانے کے لئے اور اس کا اعتماد بحال کرنے کے لئے اور یہ ثابت کرنے کے لئے دنیا کے سامنے بھی اور اپنے ملک کے عوام کے سامنے بھی کہ ملک میں واقعی ایک جمہوری حکومت ہے، ان کے منتخب نمائندے یہاں حکمرانی کر رہے ہیں، اس بات کی ضرورت ہے کہ مارشل لاء کو فوری طور پر اٹھا لیا جائے - شکریہ -

جناب چیئرمین : جناب اقبال احمد خان صاحب !

وزیر انصاف و پارلیمانی امور (جناب اقبال احمد خان) : جناب چیئرمین ! قانون، آئین اور رولز کی بناء پر یہ تحریک (admissible) نہیں ہے - اس لئے میں اس کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جناب وزیر اعظم صاحب !

وزیر اعظم (جناب محمد خان جونیجو) : پیشتر اس کے کہ وزیر قانون صاحب اس تحریک استحقاق پر قانونی بحث کریں میں درخواست کروں گا کہ مجھے اپنے خیالات کے اظہار کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین : اجازت ہے -

جناب محمد خان جونیجو : جناب چیئرمین ! آپ کی بہت مہربانی - میں آپ کا انتہائی شکرگذار ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان سے خطاب کرنے کی دعوت دی - یہ ایوان جس میں تمام صوبوں کو مساوی نمائندگی حاصل ہے پاکستان کی وحدت ، یکجہتی اور اتحاد کی علامت ہے - ملک کے ہر حصے کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین اور دانشور یہاں جمع ہیں - اس ایوان کے معزز اراکین پر ہر صوبے کے منتخب نمائندوں نے اعتماد کا اظہار کیا ہے - آپ کو سیاسی امور کا وسیع تجربہ ہے اور اس عبوری دور میں آپ کی بصیرت اور ملکی معاملات کا گہرا شعور ملک و ملت کے لئے ایک بے انتہا سرمایہ ہے -

جناب والا ! وفاقی نظام کی کامیابی میں سینٹ کو انتہائی اہم رول ادا کرنا ہے - اس لئے سینٹ کی زیادہ وسیع بنیادوں پر تشکیل کی گئی ہے اور اس کی اہمیت کی مناسبت سے اس کی جائز حیثیت اور مرتبہ تسلیم کیا گیا ہے - وزیر اعظم کی حیثیت سے میری ہمیشہ یہ کوشش ہوگی کہ آپ کو ساتھ لے کر چلوں - میں ہر اہم موقع پر ، ہر اہم معاملے میں آپ سے مشورہ لوں گا - آپ کے تجربے ، ذہانت ، علم اور بصیرت سے فائدہ اٹھاتا رہوں گا -

[Mr. Mohammad Khan Junejo]

جناب والا! جہاں تک اس موشن کی legality کا تعلق ہے میں اس میں نہیں جانا چاہتا لیکن جب سے الیکشنز ہوئے ہیں اور نیشنل اسمبلی کا اجلاس ہوا اور اس موضوع پر ہماری جو گفتگو ہوئی ہے اور اس موضوع پر میری حکومت کا جو سٹینڈ ہے میں اس کو سینٹ کے ممبران کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہم یہاں ۸ سال کے مارشل لاء کے بعد الیکشنز کے ذریعے نیشنل اسمبلی میں منتخب ہو کر آئے۔ صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن ہوئے اور صوبائی اسمبلیوں کی طرف سے سینٹ کے الیکشن ہوئے۔ اور سینٹ کے ممبران اس ہاؤس میں پہنچے۔ ہمارا مقصد پاکستان میں جمہوریت قائم کرنا ہے۔ پاکستان جب سے بنا اس وقت سے ایسے حالات ہمارے سامنے آئے کہ ہر وقت ہمیں مارشل لاء کا cover لینا پڑا اور جمہوریت کے راستے سے ہم بھٹکتے رہے۔ مارشل لاء ایک بار نہیں تین چار بار اس ملک میں رہا۔ فیلڈ مارشل ایوب خان کے زمانے میں مارشل لاء آیا اور اس مارشل لاء کے بعد ایک آئین بنا اور وہ آئین سات، آٹھ سال اس ملک میں رہا لیکن اس کے بعد پھر مارشل لاء شروع ہو گیا۔ جب وہ مارشل لاء شروع ہوا تو اس مارشل لاء کے دور میں الیکشنز ہوئے اور بلند آواز میں یہ کہا گیا کہ یہ بڑے آزادانہ الیکشنز ہوئے ہیں لیکن الیکشنز کے result کے بعد جو حالات آپ کے سامنے آئے اس سے پورے پاکستان کی عوام واقف ہیں۔ یہ transitory period الیکشنز کے بعد اور پھر صحیح سول حکومت قائم کرنے میں بڑا اہم ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس transitory period کو ہم حوصلے کے ساتھ لیں اور صحیح طریقے سے سول حکومت قائم ہو۔ یحییٰ خان کی مارشل لاء یحییٰ خان نے ختم نہیں کی تھی۔ اس وقت جو آج ہمارا پاکستان ہے اس میں جب عوامی حکومت نے حلف اٹھایا تو انہوں نے بھی مارشل لاء کو استعمال کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ۸، ۹ مہینے اس سول حکومت نے بھی مارشل لاء کو استعمال کیا اور اس کے بعد وہ مارشل لاء اٹھایا گیا۔ میں یہاں مارشل لاء کی وکالت کے لئے کھڑا نہیں ہوا ہوں۔ لیکن میں اس بات کا علی الاعلان اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں منتخب ہو کر آئے

ہیں مارشل لاء کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لئے۔ (تالیاں) اب آپ کو طریقہ کار اختیار کرنا ہے۔

قومی اسمبلی جب شروع ہوتی ہے تو قومی اسمبلی میں ممبران normally بجٹ پر بحث کرتے ہیں، بجٹ پر اظہار خیال کرتے ہیں، اور اپنے علاقائی حالات اور علاقائی ضروریات کے مطابق فنڈز ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ وہ پورے تین ہفتے زیادہ تر اسمبلی میں یا جب بھی وہ مجھ سے ملے بار بار مارشل لاء کی طرف ہی میری توجہ دلاتے رہے ہے۔ اس اسمبلی کے دوران ہم نے ضرورت محسوس کی کہ ہم ذرا مارشل لاء کے پروگرام کی وضاحت کریں اور وہاں ہم نے ایک ۲۱ رکنی کمیٹی بنائی۔ کیونکہ جب مارشل لاء اٹھایا جائے تو مارشل لاء اٹھانے کے بعد سیاسی طریقہ کار کیا ہونا چاہیئے، سیاسی جماعتوں کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے ایک پولیٹیکل کمیٹی بنائی گئی اور اس پولیٹیکل کمیٹی کو ہدایت دی گئی کہ آپ کوشش کریں کہ یہ رپورٹ اس سیشن کے دوران آپ ہمارے سامنے پیش کریں لیکن ان کی مصروفیات کی وجہ سے، بجٹ سیشن کی وجہ سے یہ ممکن نہیں ہو سکا اور پھر جب آخری دن آئے تو انہوں نے ہمیں کہا کہ آپ ہمیں کچھ اور وقت دیں۔ تو پھر اسمبلی نے مجبوراً یہ ان کی درخواست منظور کی اور ان کو ۲۰ جولائی کا وقت دیا تاکہ ۲۰ جولائی تک آپ ہمیں سفارشات دیں۔

اب وہ کمیٹی ۴ تاریخ سے یہاں اسلام آباد میں meet کر رہی ہے۔ ہم نے ان کو یہ فائنل ڈیٹ لائن دی ہے۔ ہماری ان سے یہ صاف الفاظ میں التجا ہے کہ آپ اپنی رپورٹ پولیٹیکل پارٹیز کے متعلق ۲۰ تاریخ کو اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیج دیں۔ مجھے امید ہے کہ جس جذبے اور جس طریقے سے وہ اب کام کر رہی ہے انشاءاللہ، اس مدت کے اندر وہ اپنی رپورٹ نیشنل اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیج دے گی۔ جیسے ہی یہ رپورٹ ملے گی میں نیشنل اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ مقرر کردوں گا۔ تاکہ اس میں یہ بحث ہو کہ آخری شکل میں نیشنل اسمبلی کس طریقے سے قوانین بنائے گی۔ میری یہ خواہش ہے کیونکہ سینٹ کا اجلاس

[Mr. Mohammad Khan Junejo]

کافی عرصے کے بعد آج formally اپنی بزنس transactions کے لئے یہاں ہوا ہے۔

سینٹ کے ممبران جو مجھے نیشنل اسمبلی کے سیشن کے دوران ملے تھے نہ یہ گلہ شکوہ کر رہے تھے کہ آپ سینٹ کا اجلاس کیوں نہیں بلا رہے ، اجلاس بلانا چاہیئے ، کیونکہ سینٹ کو بھی ان اہم معاملات پر اپنی رائے دینی چاہیئے لیکن بجٹ کی وجہ سے ہم ان کو اس سے پہلے نہیں بلا سکے - اب ان کا اجلاس یہاں شروع ہو رہا ہے - میری خواہش ہے کہ جس مقصد کے لئے مارشل لاء اٹھانے کا پروگرام میں نے نیشنل اسمبلی کے سامنے عرض کیا تھا اسی طریقہ کار کو میں سینٹ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں - میں یہ عرض کروں گا کہ سینٹ کی بھی ایک کمیٹی مقرر کی جائے - کیونکہ مقصد یہ ہے کہ جیسے نیشنل اسمبلی قوانین کے متعلق اپنی رکمینڈیشنز دے simultaneously سینٹ کے ممبران بھی اپنی رکمنڈیشنز تیار کر لیں - اگر ضرورت ہوگی تو اسکو ہم co-ordinate بھی کریں گے تاکہ یہ قانون صحیح طریقے سے نیشنل اسمبلی میں پیش ہو جائے اور جب وہ یہاں آئے تو آپ کو بھی زیادہ وقت نہ ہو - یہ قانون نیشنل اسمبلی اور سینٹ کو اکٹھا پاس کرنا ہے - اور جب پاس ہو گا تو اس کے بعد ہی آگے مرحلے کی طرف ہم چل سکیں گے -

میں formally اس کمیٹی کا اعلان کل کرنا چاہتا ہوں - تاکہ پھر وہ کمیٹی پولیٹیکل پارٹیز کے متعلق اپنی رکمنڈیشنز آپ کے سامنے پیش کرے - اور ویسے جو نیشنل اسمبلی کے ممبران یہاں ڈسکس کر رہے ہیں - اس کمیٹی کے چیئرمین خٹک صاحب ہیں ، ان سے بھی میں درخواست کروں گا اور ان سے بھی جو اس کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہوں گے کہ وہ ایک دوسرے سے کوارڈینیٹ کریں - اور جو قوانین بنیں ان میں یک رائے ہو - تاکہ ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جلدی کر سکیں - مارشل لاء ملک میں جتنے وقت تک رہے گا - اس وقت تک میں سمجھتا ہوں ملک میں سول حکومت effectively اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتی - میں نے پہلے دن بھی جب نیشنل اسمبلی کو ایڈریس کیا تھا کہا تھا کہ جن حالات میں میں نے وزارتِ عظمٰی کا عہدہ سنبھالا ہے۔

یہ بڑا نازک دور ہے۔ آٹھ سال تک مارشل لاء رہا اس کے بعد الیکشنز ہوئے اور ہم مارشل لاء کے اندر یہاں آئے، اسمبلیز میں بیٹھے ہیں، مارشل لاء کو ہمیں اٹھانا ہے اور ملک میں صحیح جمہوریت قائم کرنی ہے۔ مارشل لاء اور سول حکومت اکٹھی نہیں چل سکتیں۔ میں ان الفاظ کو آج بھی دہرانا چاہتا ہوں کہ یہ دونوں اکٹھے زیادہ دیر نہیں چل سکتے۔

اب دو تین مہینے جو ہمارے گذرے ہیں اس میں زیادہ تر ہمیں اپنی فیڈرل گورنمنٹ کو بنانے اور صوبائی حکومتوں کو بنانے میں گزرے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ابھی مارشل لاء ہٹانے میں مشکلات ہیں۔ مجھے امید ہے کہ کمیٹی کو بنانے کے بعد یہ نہیں ہوگا کہ جیسے کہا جاتا ہے کہ کمیٹی بنائی گئی اور اس مسئلے کو نیچے دبایا گیا۔ بلکہ کمیٹی کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ مسائل کو ڈیفر کیا جائے۔ میں صاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ اس ملک کا وجود صحیح جمہوریت کے راستے پر چلنے میں ہے۔ اس جمہوریت کا وجود مارشل لاء کے ساتھ نہیں ہے۔ اس لئے مارشل لاء کو اٹھانے کے لئے ہم ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں۔ ہم مارشل لاء کو ڈیفینڈ کرنے کے لئے یہاں نہیں کھڑے ہیں۔ لیکن طریقہ کار کی بات ہے۔ ہمیں جذبات میں نہیں آنا ہے۔ حوصلے کے ساتھ اس مارشل لاء سے ہمیں جان چھڑانا ہے۔ صدر پاکستان جو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ الیکٹڈ پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ normally جو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہوتا ہے وہ آسانی سے جمہوریت کی revival کیطرف نہیں آتا۔ وہ نہیں کہتا کہ جمہوریت revive ہو لیکن اب یہ الیکٹڈ صدر ہیں ان کی بھی خواہش ہے کہ مارشل لاء سے ملک کو نجات ملے۔ اب جب پریذیڈنٹ پاکستان کی یہ خواہش ہے، ممبران نیشنل اسمبلی کی یہ خواہش ہے، ممبران سینٹ کی خواہش ہے، صوبائی اسمبلیز کی خواہش ہے تو پھر کونسی دوسری سپر چیز ہے جو ہمیں مارشل لاء کو زیادہ دیر رکھنے کے لئے کہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ طریق کار کے لئے ہمیں حوصلہ چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ

[Mr. Mohammad Khan Junejo]

سینٹ کی جو کمیٹی آپ منتخب کر رہے ہیں اسے بھی اسی حوصلے کے ساتھ بیس پچیس جولائی تک اپنی رکمنڈیشنز پیش کرنی چاہئیں۔ تاکہ ایک صحیح قانون عمل میں لایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس جذبے کے ساتھ اور جس ارادے کے ساتھ ہمارے ممبران یہاں منتخب ہو کر آئے ہیں۔ وہ بڑے حوصلے کے ساتھ اس مارشل لاء کو اٹھانے کے لئے ہمارا ساتھ دیں گے۔ جذبات میں نہیں آئیں گے۔ ابھی قاضی صاحب نے پریولیج موشن پیش کی ہے۔ میں نے ان سے یہی درخواست کی تھی، یہاں آنے سے پہلے میں نے کہا تھا کہ ہم اسکی dignities میں کیوں جائیں۔ کیونکہ ہمارے الیکشنز جو ہوئے ہیں ان کو چار پانچ مہینے گذر چکے ہیں۔ اب کچھ مہینے اور انتظار کر لیں۔ جو ضروریات ہیں ان چیزوں کو آپ فائنل کر لیں۔ تاکہ مارشل لاء کو اٹھایا جا سکے۔ میں قاضی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ میری اس پرپوزل کو accept کریں اور اپنی پریولیج موشن کے اوپر وہ دوبارہ غور کریں۔ اور اپنی پریولیج موشن کو وہ زیادہ پریس نہ کریں سینٹ کے ممبران کو وہ موقع دیں تاکہ وہ حوصلے کے ساتھ اپنی رکمنڈیشنز پولیٹیکل پارٹیز کی revival کیساتھ، دیں۔

میں نے جو دو پروگرام بتائے تھے کہ پہلے پولیٹیکل پارٹیز کی revival کا قانون یہاں بننا چاہیئے۔ اس کے بعد اور کوئی سٹیج میرے پاس نہیں ہے۔ جو میں آپ سے کہوں کہ مارشل لاء اٹھانے کے لئے ہمیں چاہیئے۔ یہ ایک سٹیج ہے نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے لیول تک اگر آپ پاس کر دیں گے تو انشاءاللہ میں خود آپ کو یہاں اسی ہاؤس سے درخواست کروں گا کہ آپ یک رائے یہ ریزولیوشن بھی پاس کریں کہ مارشل لاء ملک سے جلد اٹھایا جائے۔ میں خود اس کو initiate کروں گا۔

میں آخر میں آپ کو اور اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت ملک میں اسلامی جمہوری نظام کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پر کارروائی مکمل ہونے کے بعد مارشل لاء اٹھانے کے لئے ایک لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ مگر ہمیں

اس راستے پر انتہائی احتیاط کے ساتھ چلنا ہے۔ صبر اور تحمل سے کام لینا ہے۔ ہم اچھی طرح سوچ سمجھ کر آگے قدم بڑھانا چاہتے ہیں تاکہ یہ تاریخی عمل پرامن حالات میں اور احسن طریقے سے پورا ہو۔ اس امر کی تکمیل کے لئے اس معزز ایوان اور اس کے محترم اراکین سے بھی ہم رہنمائی حاصل کریں گے۔ آپ کے مشوروں اور تجاویز کا احترام کریں گے۔ یہ ایک اہم قومی ذمہ داری ہے۔ جسے ہم سب کو مل کر پورا کرنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ معزز ایوان اس امر میں بھرپور کردار ادا کرے گا اور ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

جناب چیئرمین : قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد : جناب وزیراعظم نے جو فرمودات یہاں ارشاد کئے ہیں ان میں اس بات کا ذکر ہے کہ متبادل نظام تجویز کرنے کے لئے کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ میرا مطمع نظر یہ ہے کہ متبادل نظام موجود ہے ملک میں ۱۹۷۳ء کا آئین موجود ہے۔ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ موجود ہے۔ اور اس ملک میں پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کے اندر سیاسی جماعتوں کی حدود کو بھی متعین کر دیا گیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی اور نظام کی ضرورت ہے یا کوئی خلاء پایا جاتا ہے۔ اور اس خلاء کی وجہ سے یہاں کوئی دوسرا نظام تجویز کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب وزیراعظم میں اسی بات کی طرف آ رہا ہوں۔ اور میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ تمام قوم کا ایک مسلمہ مطالبہ ہے کہ ملک میں اسلامی شریعت کو نافذ کر دیا جائے، اسلامی شریعت بھی ایسی چیز نہیں ہے یا کوئی ڈھکی چھپی ہے کہ اس کے کمیٹیاں بنانے کی ضرورت ہے۔ وہ بھی ایک معلوم چیز ہے اور اس کے لئے بھی قوانین بنائے گئے ہیں دستور میں بھی اس کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ لیکن عملاً اس کے لئے اقدام نہیں کئے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت سابقہ دور کے تمام جو تاخیری طریقے ہیں۔ حربے ہیں ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر صدق دل سے اور اخلاص سے اقدام کرے تو کوئی بھی خلاء نہیں ہے اور کوئی بھی راستے میں رکاوٹ نہیں ہے۔ اور ہم قوم کو ایک نیا ولولہ، نیا جذبہ دے سکتے ہیں جس سے یہ اس مایوسی سے نکل سکتی ہے۔

[Qazi Hussain Ahmad]

ہم جن حالات سے دوچار ہیں اور ہماری سرحدوں پر جو خطرات ہیں ان خطرات کا بھی یہ تقاضا ہے کہ داخلی استحکام کی خاطر قوم کو ایک نئے ولولہ سے سرشار کریں - یہ ولولہ ہم اسلام کے نظام سے حاصل کر سکتے ہیں۔ شریعت کی بالادستی سے حاصل کر سکتے ہیں - مارشل لاء اس میں رکاوٹ ہے - وزیراعظم صاحب نے فرمایا کہ چند مہینوں تک .... چند مہینوں کا حشر ہم دیکھ چکے ہیں - نوے دن کا حشر بھی ہمیں معلوم ہے - اور دوسرے جو پندرہ دنوں یا تین ہفتوں کا کہا گیا تھا کہ ۲۹ رکنی کمیٹی اپنی رپورٹ دے گی لیکن اس کے بعد آج تک انہوں نے رپورٹ نہیں دی اور ۲۰ جولائی کے بعد بھی وزیراعظم صاحب نے فرمایا کہ چند مہینے انتظار کریں -

میں ان سے عرض کروں گا کہ وہ اس سیشن میں یہ یقین دہانی کرائیں کہ ۲۰ جولائی تک بل پاس ہو جائے گا اور اسی سیشن کے دوران اسی جولائی کے مہینے میں یہ مارشل لاء ہٹ جائے گا - تو میں اپنی تحریک استحقاق واپس لے لوں گا - میں کوئی constitutional crises پیدا کرنا نہیں چاہتا - میرا پریولیج موشن پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قوم بھی اس طرف متوجہ ہو، سینٹ بھی، اور تمام لوگ بھی اس طرف متوجہ ہوں، کیونکہ اس کو ہٹائے بغیر منتخب اداروں کا وجود ہی باطل ہے - یہ میں نے عرض کیا تھا کہ فوراً اور جلد از جلد بلا تاخیر مارشل لاء اٹھایا جائے اسطرح ہم الجھنوں سے بچ سکتے ہیں ورنہ مزید الجھنیں پیدا ہوں گی اور اس کے بعد چند مہینوں کے بعد مارشل لاء کا اٹھانا ممکن نہیں ہو گا -

جناب چیئرمین: وزیراعظم صاحب کیا آپ کچھ وضاحت کرنا چاہیں گے؟

جناب محمد خان جونیجو: جناب چیئرمین صاحب! جو قاضی صاحب نے اظہار خیال کیا ہے - اس سے جو میں سمجھ سکا ہوں کہ یہ جو کمیٹی اپوائنٹ کی گئی ہے وہ کوئی آئین میں تبدیلی لانے کے لئے بھی سفارشات کرے گی - میں سمجھتا ہوں آئین کی تبدیلی کا جہاں تک تعلق ہے .... (مداخلت) ...

قاضی حسین احمد: میں نے قانون کا ذکر کیا ہے -

جناب محمد خان جونیجو : جہاں تک قانون کا تعلق ہے پولیٹیکل پارٹیز کی revival کے سلسلے میں ہم نے اس کمیٹی کو ریفرنس دیا ہے۔ پولیٹیکل پارٹیز کی Revival کے لئے جو قانونی recommendations یہ کمیٹی کرے گی اسی حد تک ہم رہیں گے۔ اور کوئی دوسری چیز ہمارے سامنے نہیں ہے۔ جو آپ کو خدشہ ہو کہ کوئی دوسرا سسٹم adopt ہو رہا ہے۔ چونکہ جس سسٹم کے تحت جو آئین آپ کا آج موجود ہے۔ اسی سسٹم کے تحت ہم چلنا چاہتے ہیں۔ خالی پولیٹیکل سسٹم یعنی پولیٹیکل پارٹیز کا کیا طریقہ کار ہونا چاہیئے۔ اس کی وضاحت اور اسی قانون کو بنانے کے لئے یہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جیسے ہی کمیٹی کی recommendations آئیں گی کوئی تاخیر نہیں ہو گی۔ یہاں آنے سے پہلے بھی قاضی صاحب سے بات کی تھی۔

خدشہ دراصل صرف اس بات کا ہے کہ یہ جو کمیٹی بنتی ہے اس سے معاملات کو ڈھیلا کیا جاتا ہے۔ میں صاف الفاظ میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ میں مارشل لاء کو لمبا کرنے کے لئے کبھی پارٹی نہیں بن سکتا۔ اور نہ ہی یہ ایوان پارٹی بن سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ اب جہاں آپ آٹھ سال اس مارشل لاء کے دور میں رہے ہیں اور الیکشن لڑ کر اس لیول تک پہنچے ہیں۔ اب چند ماہ کے لئے اس کو issue بنائیں تو یہ کہاں کی صحیح بات ہو گی۔ آپ جذبات میں نہ آئیں۔ جو میں نے آپ کو عرض کیا ہے آپ ہمارا ساتھ دیں مجھ پر یہ جواب دہی عائد ہوتی ہے کیونکہ جب مارشل لاء اپنے وقت میں میں نے جلدی اٹھایا تو آپ ممبران نیشنل اسمبلی، پاکستان کے عوام کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس دن سے اور کون سا اچھا دن ہو گا جب مارشل لاء اس ملک میں ختم ہو گا اور صحیح جمہوری حکومت قائم ہو جائے گی۔

میں ان الفاظ کے ساتھ قاضی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا کوئی ارادہ delay کرنے کا نہیں ہے لیکن میں وضاحت سے کہتا ہوں

[Mr. Mohammad Khan Junejo]

کہ آپ تسلی رکھیں مارشل لاء اٹھ جائے گا ، آپ پولیٹیکل پارٹیز کے قانون پر پوری توجہ دیں ، جیسے ہی یہ recommendations آتی ہیں کیونکہ یہ آپ کے سینٹ کا اجلاس ہفتہ دس دن کا ہو گا۔ زیادہ business نہیں ہے۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ ہم اس کو زیادہ defer کریں گے میری خواہش ہو گی کہ ان سفارشات کے بعد قومی اسمبلی کا اجلاس فوراً بلایا جائے اور آپ کو یہاں تکلیف دیں تاکہ مسلسل یہ دونوں اجلاس اکٹھے چلیں اور یہ جو قانون ہے اس کو بحال کر کے اور یک آواز سے مارشل لاء کو اٹھانے کے لئے صدر صاحب کو بھیجیں ۔ اور انشاء اللہ اس کے ساتھ مارشل لاء جو ہے وہ بھی اٹھ جائے گا ۔

جناب چیئرمین : قاضی صاحب ! وزیر اعظم صاحب کے واضح ارشادات کے بعد آپ کچھ فرمانا چاہیں گے؟

قاضی حسین احمد : وزیر اعظم صاحب نے ذکر کیا ہے کہ یہاں آنے سے پہلے میٹنگ کا ۔ اور میں نے اس وقت بھی یہ گذارش کی تھی کہ ہمارا یہ منشاء ہے کہ سینٹ کے سامنے ساری چیز آئے ۔ ساری بات اور ساری discussions سینٹ میں ان کی روشنی میں ساری پبلک کے سامنے ہو، اور اسی لئے اس پر میں نے اصرار نہیں کیا کہ استحقاق کا یہ موشن پیش ہو ، یہاں سینٹ کے اس فلور پر وزیر اعظم یقین دہانی کرائیں اور میں ان کی اس یقین دہانی پر اسی سیشن میں ۲۰ ، جولائی کے لگ بھگ جو رپورٹ موصول ہو جائے گی اور پھر بل پیش کر دیا جائے گا پولیٹیکل پارٹیز بحال ہو جائیں گی اور ملک کے اندر ایک جمہوری نظام کی ابتداء ہو گی ۔ اور مارشل لاء اٹھ جائے گا ۔ اس واضح یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک استحقاق پر زور نہیں دیتا ۔

جناب چیئرمین : بہت بہت شکریہ ۔ ہمارے پاس ایک اور تحریک استحقاق ہے وہ غالباً نمبر ۲ ہے ۔

ایک معزز رکن : ان لائیٹس کو میرا خیال ہے بجھا دیں ۔ نہ ہم دیکھ سکتے ہیں آپ کی طرف اور نہ ...... (مداخلت) ...

جناب چیئرمین : میں بھی آپ کو نہیں دیکھ سکتا ہوں ۔ میرا بھی خیال ہے کہ بجھا دیں ۔

استحقاق کی دوسری تحریک مولانا کوثر نیازی صاحب کی ہے کوثر نیازی صاحب اگر موجود ہیں تو اپنی تحریک پڑھ دیں ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب میری دو تحاریک ہیں ان میں سے کون سی تحریک پڑھوں ۔

جناب چیئرمین : نمبر ۲ marked ہے، جو ٹیلیفون ٹیپ کرنے کے بارے میں ہے ۔

PRIVILEGE MOTION *RE:* TAPPING OF TELEPHONES

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میں اپنی تحریک پڑھتا ہوں ۔

مجھے چند روز پیشتر باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی طرف سے میرا ٹیلی فون ٹیپ کیا جا رہا ہے اور میری ڈاک سنسر کی جا رہی ہے ۔ اصولاً تو کسی عام محب وطن شہری کا ٹیلی فون ٹیپ کرنا اور ڈاک سنسر کرنا اخلاقی جرم ہے ۔ لیکن ممبر پارلیمنٹ کی حیثیت سے میرے ساتھ حکومت کا یہ سلوک صریحاً میرے Privilege اور اس حوالے سے پورے ایوان کے Privilege کے منافی ہے ۔ اس سے ایوان کے منتخب نمائندوں کی کھلی کھلی توہین کے ساتھ ساتھ ان کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے ۔ میں معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ صورتحال کا جائزہ لیں اور حکومت کے جو لوگ اس حرکت کے مرتکب ہوئے ہیں ان کے خلاف تادیبی کارروائی کریں ۔

جناب چیئرمین : اس کے حق میں مختصراً جو ارشادات آپ کہنا چاہتے ہیں فرمائیے ۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! ابھی چند دن ہوئے حکومت کے ایک بہت بڑے افسر بغیر اطلاع میرے مکان پر تشریف لائے۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو معلوم ہوا کہ وہ بغیر فون کئے مجھ سے ملنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ یہ بات میرے لئے حیران کن تھی کہ وہ جب بھی کبھی اس سے قبل آتے تھے تو باقاعدہ فون پر وقت طے کرکے آتے تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے اپنے معمول کے خلاف ایسا کیوں کیا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ تمہارا ٹیلیفون ٹیپ کیا جاتا ہے اور میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ معلوم ہو کہ میں تم سے ملنے آ رہا ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ ہر چند کہ وہ اتنے بڑے افسر ہیں کہ ان کی کسی معلومات کو چیلنج کرنا خواہ مخواہ کا تکلف ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے اپنے آپ کو یقین دلانے کے لئے یہ بات دریافت کی تو انہوں نے مجھے یہ کہا کہ چند دن پیشتر تمہارے بیٹے سے کسی آدمی نے کارتوسوں کی بات کی ہے اور اس وقت اس کی انکوائری ہو رہی ہے۔ میں نے اپنے بیٹے کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ تمہاری کارتوسوں کی بات کس سے ہوئی اور کیا ہوئی۔ اس نے کہا کہ چند دن پیشتر فلاں دوست کا فون آیا اور اس نے کہا کہ شکار کے لئے مجھے بارہ بور کے کچھ کارتوس درکار ہیں۔ یہ تمہارے پاس ہوں تو مجھے یہ قرض پر دے دیں اس سے یہ بات پایۂ یقین کو پہنچ گئی کہ واقعی ان افسر صاحب کی اطلاع درست تھی۔ جناب والا! یہ کہنا کہ ضرورت نہیں ہے۔ سن گن لینا اور چوری چھپے باتیں سننا یہ اسلامی احکام کے منافی ہے۔ اور ایک اسلامی حکومت اگر یہ کام کرے تو اس سے اس فعل کی قباحت اور بڑھ جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: قطع کلامی معاف۔ لیکن کچھ روایات اس کے خلاف بھی ہیں جو میری نظر میں ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ہوں گی۔ میں ان تمام روایات پر ایک ایک کرکے بحث کرنے کی پوزیشن میں ہوں۔ میں صرف

PRIVILEGE MOTION RE: TAPPING OF TELEPHONES

یہ گذارش کرتا ہوں کہ بڑے بڑے جاسوسی سکینڈل تو ہماری انٹیلیجنس ایجنسیوں کی نظر سے اوجھل رہتے ہیں۔ اس ملک میں "coup" ہوتا ہے اور انٹیلی جنس ایجنسیز کو پتہ نہیں چلتا کہ اس ملک میں مارشل لاء آنے والا ہے۔ اور ایک نمائندہ حکومت کو برطرف کئے جانے کے پروگرام بنائے جا رہے ہیں۔ لیکن محب وطن لوگوں کے اور ممبران پارلیمنٹ کے ٹیلی فون ٹیپ کرنے کی ان کو بہت چابکدستانہ مہارت حاصل ہے۔ ایک ملک امریکہ ہے جہاں اس طرح کے ایک معمولی واقعہ سے واٹرگیٹ سکینڈل سے صدر مملکت کو برطرف ہونا پڑا اور امریکہ کی پوری حکومت ہل گئی اور یہاں ہر منٹ سیکنڈوں واٹرگیٹ سکینڈل ہوتے ہیں لیکن ہماری اسلامی حکومت کو اللہ کے فضل سے کوئی ضعف نہیں پہنچتا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محب وطن لوگوں کے ٹیلیفون ٹیپ کرنے پر لاکھوں روپے برباد کرنا اس ملک کے ساتھ کہاں کا انصاف ہے؟ کیا اس ملک میں اس ملک کے ممبران پارلیمنٹ کو ڈرایا جا رہا ہے۔ کہ اگر وہ اس سلسلے میں سرگرمی سے کام کرنے کے سلسلے میں اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کریں گے تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی ایک ایک بات حکومت کے نوٹس میں ہے اور کیا افسران کو اور دوسرے سرکاری ملازمین کو یہ تاثر دینا مقصود ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے قریب اگر تم آئے تو تمھیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان وجوہ سے جناب والا ہمارے لئے کام کرنا اور اپنے فرائض کی ادائیگی کو بحسن وخوبی پایہ تکمیل کو پہنچانا بے حد مشکل ہوگا اور میں اس لئے ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں وہ اس تحریک استحقاق کا جائزہ لے اور جو لوگ اس کے مرتکب ہوئے ہیں ان کے خلاف انضباطی کارروائی کی سفارش کرے۔

جناب چیئرمین: وزیر داخلہ صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے۔

Mr. Muhammad Aslam Khattak : Sir, I have been taken totally a back because I understood that this motion would be coming tomorrow.

[Mr. Muhammad Aslam Khattak]

میں بہرصورت مولانا صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں۔ میں خود بھی ایک سیاسی پس منظر رکھتا ہوں اور ہاؤس کا نہایت احترام اپنے دل میں رکھتا ہوں جب ان کی تحریک استحقاق میرے پاس آئی۔

I have instituted immediate inqury.

اور انشاءاللہ وہ کل تک میرے پاس موصول ہوگی۔ اور پھر میں اس موضوع پر کچھ کہہ سکوں گا۔ لہٰذا میں ہاؤس سے استدعا کرتا ہوں کہ کل تک اس موضوع پر بحث نہ کریں اور کل تک مجھے موقع دیں۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں صرف یہ گذارش کرتا ہوں کہ کل تک انشاءاللہ ٹیلی فون ایکسچینج سے وہ بگ ہٹا لئے جائیں گے تاکہ وزیر صاحب کی انکوائری کمیٹی کو یہ اندازہ ہو سکے کہ ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا اور جب وزیر صاحب یہاں بیان دے کر چلے جائیں گے تو ایک آدھ دن کے بعد وہ بگ پھر لگا دیئے جائیں گے۔ اس لئے کہ ڈی آئی بی کا جو سربراہ مقرر کیا گیا ہے وہ ایک آرمی جرنیل ہے اور پینتیس سال میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اس ملک کی ڈی آئی بی کو بھی آرمی انٹیلی جنس بنا دیا جائے۔ اس لئے میں جناب وزیر داخلہ سے یہ گذارش کروں گا آیا وہ اس پوزیشن میں ہیں کہ ایک آرمی جرنیل ڈی آئی بی کا جرنیل رہے؟

جناب چیئرمین: یہ ایک الگ موضوع ہے۔ اس کا تحریک استحقاق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرے خیال میں وزیر صاحب کو کل تک کے لئے مناسب موقع دینا چاہیئے تاکہ وہ واقعات کی تفتیش کر کے آپ کو بتا دیں۔

مولانا کوثر نیازی: کل تک میں انتظار کروں گا۔

Mr. Chairman: We defer it for consideration tomorrow.

کل تک اس کو ملتوی کیا جاتا ہے۔ ایک اور بھی تحریک استحقاق ہے وہ بھی مولانا کوثر نیازی صاحب کی ہے۔ وہ بھی پڑھ دیں۔

PRIVILEGE MOTION *RE:* APPOINTMENT OF THE GOVERNOR OF A PROVINCE DOMICILED IN THE SAME PROVINCE

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میری تحریک استحقاق یہ ہے۔ کہ آئین پاکستان کے پارٹ فورتھ کی شق نمبر ۱۰۱ کی ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے آئین کے نفاذ کے بعد ہونے والے عام انتخابات کے بعد کسی صوبے کا رہنے والا کوئی شخص اسی صوبے کا گورنر نہیں رہ سکے گا۔ اس آئین کے تحت ۷۰ء میں عام انتخابات ہو چکے اور اگر انہیں تسلیم نہ کیا جائے تو اب مارچ پچاسی میں عام انتخابات پھر منعقد ہو چکے ہیں لیکن تاحال آئین کی اس شق پر عمل نہیں کیا گیا۔ اور ایسے افراد ابھی تک کئی صوبوں میں گورنر ہیں جہاں کے وہ رہنے والے ہیں۔ اس صورت حال سے آئین کی بری طرح خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ اس معزز ایوان کا استحقاق بھی بری طرح مجروح ہو رہا ہے۔ میں معزز ایوان سے درخواست کروں گا کہ اس تحریک استحقاق پر غور کرتے ہوئے اس صورتحال کا تدارک کرے تاکہ آئین پاکستان کی مزید بے حرمتی نہ ہو۔

POINT OF ORDER *RE:* TAKING ONE PRIVILEGE MOTION OF A MEMBER

An Hon. Member : Point of order, Sir.

Under Rule 59(1) not more than one question shall be raised at the same sitting.

Mr. Chairman : You are right and this will have to be deferred.

Any point of order. مولانا اس کو کسی اور دن لے لیتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: اس کو کل کیوں نہیں لے لیتے ؟

جناب چیئرمین : جیسے جیسے پرلویلیج موشنز آتے جائیں گے لیتے رہیں گے۔

An Hon. Member : Point clarified. What is the position regarding the resolution which has something to do with that Privilege motion ? Now that the privilege motion has been withdrawn, what is the status of the resolution that has to deal with the same subject.

ایک رکن: کچھ دن پہلے میں نے مارشل لاء اور بنیادی حقوق کی بحالی کے بارے میں تین تحاریک دی ہیں ان کا کیا سٹیٹس ہے -

جناب چیئرمین: ہر ایک ممبر کا حق ہے کہ وہ کوئی بھی ریزولیوشن موو کر سکتا ہے - اور جہاں تک اس پر بحث مباحثہ کا تعلق ہے وہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ہو سکتا ہے - لیکن ایک چیز پیش نظر رہے کہ اگر موضوع ایک ہے اور متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہو جاتا ہے جیسے کہ قاضی صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اپنا ریزولیوشن واپس لیتے ہیں میرے خیال میں اگر آپ مقصد کو پیش نظر رکھیں تو وہ تو حاصل ہو گیا - اگر آپ پرائیویٹ ممبرز ڈے میں اس پر اصرار نہ کریں تو بہتر ہو گا - لیکن پرائیویٹ ممبرز ڈے تک اب اس پر کچھ نہیں کہا جا سکتا - ایڈجرنمنٹ موشنز - مولانا سمیع الحق -

ADJOURNMENT MOTIONS

ADJOURNMENT MOTION *RE*: IMPORT OF DRY MILK CONTAINING FAT OF PIG

مولانا سمیع الحق: ممبرہ جناب چیئرمین صاحب اس وقت میرے سامنے جو تحریک التواء ہے اس سے بھی زیادہ اہم تحاریک میں نے پیش کی تھیں جن کا تعلق ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ سے ہے - وہ یہاں نہیں لائی گئیں - میں اس کے بارے میں انشاءاللہ کل عرض کروں گا اور تعمیل حکم میں، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں - کہ سینیٹ کا اجلاس قومی اور فوری نوعیت کے کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے ملتوی کیا جائے - اخبار میں شائع شدہ خبروں سے بے حد بے چینی پھیل گئی ہے کہ جاپان اور دیگر ممالک سے درآمد کئے جانے والے خشک دودھ میں سور کی چربی شامل ہوتی ہے چونکہ یہ مسئلہ مذہبی نقطہ نگاہ سے نہایت فوری توجہ کا مستحق ہے اس لئے ایوان اس پر بحث کرے -

جناب سلیم سیف اللہ خان وزیر تجارت، پٹرولیم و قدرتی وسائل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - محترم چیئرمین صاحب! میں مؤدبانہ طور پر اس تحریک التواء کی مخالفت کرتا ہوں - جناب والا! یہ سوال قومی اسمبلی میں بھی پیش کیا گیا تھا اور اس کے متعلق

ADJOURNMENT MOTION RE: IMPORT OF DRY MILK CONTAINING FAT OF PIG

محکمہ تجارت نے بیان دیا تھا کہ خشک دودھ جو باہر سے درآمد کیا جا رہا ہے اکثر وہ جاپان یا ہالینڈ کے ملکوں سے کیا جا رہا ہے۔ جب اس کی ہم نے تحقیق کی اور ہالینڈ میں جہاں پر ہمارا سفارت خانہ ہے، ہمارے کمرشل دفاتر ہیں، ان سے کہا گیا۔ نتیجتاً ان کمپنیوں سے جو پاکستان کو یہ دودھ برآمد کر رہی ہیں ہم نے یہ سرٹیفکیٹ بھی موصول کئے ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ اس خشک دودھ میں سؤر کی چربی موجود نہیں ہے اور اس کے علاوہ جاپان سے بھی جو میجی ملک پاؤڈر آ رہا ہے ان سے بھی یہ سرٹیفکیٹ موصول کیا گیا ہے کہ اس خشک دودھ میں کوئی سؤر کی چربی نہیں ہے۔

جناب والا! جہاں تک اس خبر کا تعلق ہے اس کے پس پشت کچھ ایسے عناصر بھی ہیں جو یہ چاہتے تھے کہ خشک دودھ کی جو درآمد ہو رہی ہے اس میں کچھ کمی آئے۔ کچھ یہاں پر قیمتوں میں اضافہ ہو اور یہ خبر اخبار میں دے دی گئی۔ میں اس ایوان کو تسلی دینا چاہتا ہوں اور فاضل رکن کو بھی یہ تسلی دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے ہر کنٹرولر درآمدات و برآمدات کو یہ ہدایت جاری کر دی ہے کہ جب بھی کوئی امپورٹر خشک دودھ درآمد کرنے کے لئے لائسنس لینے آئے تو اس سے یہ سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا جائے کہ اس خشک دودھ میں سؤر کی چربی موجود نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ ہم نے پی سی ایس آئی آر جو ہماری اپنے ملک کی لیبارٹری ہے سائنسی اور تکنیکی لیبارٹری ہے ان سے بھی یہ گذارش کی ہے اور ان کو نمونے بھجوائے ہیں جب یہ رپورٹ آجائے گی تو وہ بھی میں اس ایوان میں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میری بڑی مؤدبانہ التماس ہوگی فاضل رکن سے کہ وہ اپنی یہ تحریک التواء واپس لے لیں۔

<u>جناب چیئرمین</u>: مولانا نے اس کے علاوہ اپنی جن تین اور تحاریک التواء کی طرف اشارہ کیا ہے وہ میں نے بہت غور سے دیکھی تھیں اور ان کو چیمبر میں مسترد کرنا پڑا تھا کیونکہ وہ قانون اور قواعد کے مطابق نہیں تھیں۔ اگر آپ کو اس پر اور کچھ کہنا ہے یا وہ دلائل سننے ہیں جن کے مطابق مجھے ان کو

[Mr. Chairman]

مسترد کرنا پڑا تو مجھے بڑی خوشی ہوگی کسی وقت بھی آپ چیمبر میں تشریف لے آئیں .....

مولانا سمیع الحق : اس کے بارے میں میں تحریک استحقاق کل انشاءاللہ پیش کروں گا اور اپنے دلائل آپ کو سناؤں گا - جو تحریک التواء میں نے پیش کی ہے - جناب سلیم سیف اللہ صاحب نے اس کی وضاحت فرمادی ہے - میرا مقصد یہی ہے کہ اسلام کا ایک حلال وحرام کا عظیم الشان فلسفہ ہے اور کھانے پینے کی چیزوں میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور سؤر کو تو اسلام میں بالکل سراپا غلاظت کہا گیا ہے - اچھا ہے کہ باہر کے ممالک سے آپ نے سرٹیفکیٹ طلب کئے ہیں لیکن غیر اسلامی ممالک کے سرٹیفکیٹوں پر ہی صرف بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے وہ تو اپنا مال برآمد کرنے کے لئے آپ کو ہر قسم کی رپورٹ اور سرٹیفکیٹ دے سکتے ہیں آپ اپنے طور پر ایسے ذرائع استعمال کریں اپنی لیبارٹریوں وغیرہ میں اور ان غیر مسلم ممالک میں اپنے وفود بھیجیں اور تحقیق کریں - کیونکہ میں نے جو تحریک پیش کی ہے اس کے ساتھ میں عالمی اسلامی تنظیموں وغیرہ کی اس بارے میں خبریں اور کٹنگز سب بھیجی ہیں اور ان میں دلائل کے ساتھ دنیا بھر کی کئی اسلامی تنظیموں نے اس پر خدشات ظاہر کئے ہیں کہ خشک دودھ جو درآمد کیا جارہا ہے اس میں سؤر کی چربی شامل ہوتی ہے - آپ اس سلسلے میں مزید تحقیق کریں کیونکہ میں کہتا ہوں کہ آپ وزیر تجارت ہیں . اور جو بھی کھانے پینے کی چیز پاکستان میں درآمد ہو اس کو آپ باقاعدہ سنسر کرائیں جیسے آپ تمام چیزوں کو سنسر کرتے ہیں - اس کو ٹسٹ کرائیں لیبارٹریوں کے ذریعہ مشروبات اور دیگر بہت سی چیزوں میں یہ خدشات پائے جاتے ہیں لہٰذا بہت بہتر یہی ہوگا اور اسلامی حکومت کی روایات کے شایان شان ہوگا -

جناب چیئرمین : آپ اس پر زور دے رہے ہیں یا نہیں -

مولانا سمیع الحق : جناب وہ فرمارہے ہیں کہ لیبارٹری کی رپورٹ ابھی آنی ہے تو اس رپورٹ کے آنے تک میں اس کا انتظار کروں گا اور فی الحال

واپس لیتا ہوں ۔

ADJOURNMENT MOTION RE: LAW AND ORDER SITUATION IN KARACHI

جناب چیئرمین: شکریہ ، تحریک التواء نمبر ۶ قاضی حسین احمد صاحب ۔

قاضی حسین احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، جناب چیئرمین صاحب ! کراچی میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کی وجہ سے پورا ملک ایک سنگین بحران سے دوچار ہو گیا ہے ۔ اس کی فوری اہمیت کے پیش نظر ایوان کی کارروائی کو ملتوی کر کے کراچی میں امن و امان کی صورت حال کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔

جناب چیئرمین: قاضی صاحب اگر وضاحت سے پہلے آپ ایک دو چیزوں پر اظہار رائے کر دیں تو میرے خیال میں بہتر ہوگا ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ امن و امان کا جو مسئلہ ہے وہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے تو یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری کیسے بن سکتی ہے اور دوسرا یہ کہ جو وقوعہ ہوا ہے اس کو بھی کئی مہینے گذر چکے ہیں اب یہ صحیح ہے کہ یہ پبلک انٹرسٹ کی بات ہے لیکن وہ ارجنٹ اور فوری وقوع پذیر ہونے والی بات جو کہ تحریک التوا کو ایڈمیسبل کرتی ہے وہ اس میں نہیں آتی ۔ اگر ان دو باتوں کی وضاحت کر دیں تو بہتر ہوگا ۔

قاضی حسین احمد: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امن و امان کا مسئلہ صوبائی موضوع ہے لیکن کراچی ایک ایسا شہر ہے جو ایک چھوٹا پاکستان ہے اور اس میں تمام صوبوں کے لوگ رہائش پذیر ہیں اور تمام صوبوں کے لوگ کراچی میں اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ ہمارے اپنے صوبے اس سے متاثر ہو گئے ہیں ۔ صوبہ سرحد متاثر ہو گیا ہے ، صوبہ بلوچستان متاثر ہو گیا ہے اور صوبہ سندھ متاثر ہو گیا ہے ۔ اس لئے یہ ایک قومی اہمیت کا مسئلہ بن گیا ہے اور پھر خدانخواستہ کراچی میں اگر صورتحال بگڑے گی تو اس کے اثرات سارے ملک میں پھیلیں گے اور اسی وجہ سے میں اس کو فوری اہمیت کا مسئلہ سمجھتا ہوں ۔

[Qazi Hussain Ahmad]

دوسری بات اس کی فوری اہمیت والی ہے تو ایک تو یہ ہے کہ کراچی میں وہ صورت حال ابھی ٹھیک نہیں ہوئی ایسا نہیں ہے کہ کوئی واقعہ تھا اور گذر چکا بلکہ وہاں کشیدگی ہے۔ اور پھر اس پورے واقعہ کے بعد یہ پہلا اجلاس ہے۔ پہلا دن ہے، پہلا سیشن ہے اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک التواء کو یہاں زیر بحث لانے کی ضرورت ہے۔

وزیر داخلہ (جناب محمد اسلم خٹک): جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے اور جہاں تک میری معلومات ہیں اب کراچی میں بالکل امن و امان ہے اور جو خدشات قاضی صاحب نے ظاہر کئے ہیں ان کی کوئی بناء اس وقت موجود نہیں ہے۔ باقی رہا ہمارے دشمنوں کے جو عزائم ہیں وہ ہر ایک کو معلوم ہیں اور ان کا مقابلہ ہم مرکزی اور صوبائی ہر سطح پر کر رہے ہیں۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں کل پرسوں کراچی سے آیا ہوں اور میں ان واقعات کے دوران بھی کراچی میں رہا ہوں۔ میں نے ان علاقوں کا دورہ کیا ہے۔ میں کل وہاں گیا تھا۔ میں نے ساری صورتحال کا جائزہ لیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے جن لوگوں کی کچھ رنجشیں ہیں ان کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ مؤثر اقدامات کی ضرورت ہے۔ اور وزیر داخلہ کو اس کی یقین دہانی کرانی چاہیئے۔ اس کے بغیر اس کو سرسری طور پر ڈسمس کر دینا، میرے خیال میں، مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ قاضی صاحب، میں گذارش کروں گا کہ جب آپ تحریک استحقاق یا تحریک التواء پیش کرتے ہیں جیسا کہ میں نے اپنے ابتدائی کلمات میں عرض کیا تھا وہ قانون اور قواعد جو آپ نے خود بنائے ہیں ان کے مطابق ہونی چاہیئے۔ یہ مداخلت جو آپ فرما رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہو گا اپنی جگہ پر اور غالباً صحیح بھی ہے لیکن وہ یہاں قرارداد کی صورت میں آ سکتے ہیں یا اگر داخلی معاملات پر بحث ہو رہی ہے تو اس میں آپ یہ سب نکات اٹھا سکتے ہیں لیکن قواعد کی رو سے اگر آپ فرما رہے ہے کہ کراچی ایک چھوٹا پاکستان ہے وہ بھی شاید فزیکلی صحیح ہو گا لیکن قانونی پوزیشن یہ ہے کہ کراچی سندھ کا حصہ ہے ―

کراچی سندھ کے صوبے کا دارالخلافہ ہے اور کسی صورت میں بھی کراچی کا سٹیٹس فیڈرل گورنمنٹ کے نیچے نہیں آتا اور یہ امن وامان صوبائی حکومت کا معاملہ ہے اور یہ معاملہ بھی اگر آپ یہ قرار دے رہے ہیں کہ ابھی تک سلگ رہا ہے تو یہ بھی فوری اور اہم نوعیت کا پھر نہ ہوا بلکہ ایک مسلسل عمل ہوا جو ایک تحریک التواء کی تعریف سے اس کو باہر لے جاتا ہے تو یہ آؤٹ آف آرڈر ہی قرار دیا جا سکتا ہے اس کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب میرا اپنا خیال یہ ہے کہ یہ ٹیکنیکل نکات ہیں جن پر آپ نے اس کو مسترد کیا ہے اور ایک دوسری تحریک التواء جو میں نے دی تھی وہ بھی ٹیکنیکل بنیادوں پر مسترد ہوئی ہے تو آپ نے ابھی یقین دہانی کرائی تھی کہ ٹیکنیکل گراؤنڈز پر تحاریک کو مسترد نہیں کیا جائے گا میرا خیال ہے کہ اگر اس طریقہ سے مسترد کیا جائے گا تو پھر وہ تمام اہم امور زیر بحث نہیں لائے جا سکیں گے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں میں نے جو عرض کیا ہے اس کی کاپی آپ کو مل جائے گی اور اس کو آپ اگر بغور پڑھ لیں تو ٹیکنیکل سنس میں وہ لفظ استعمال ہوا ہے کہ وہ کیا چیز ہے۔ بعض اوقات آپ نے اس پر تاریخ نہیں ڈالی یہ بھی ٹیکنیکل ہے وہاں ایک کوما، یا فل سٹاپ مسنگ ہے یہ بھی ٹیکنیکل ہو سکتا ہے، یا غلط وزیر کو ایڈریس کیا گیا ہے وہ بھی ٹیکنیکل ہو سکتا ہے۔ دوسرا ایڈجرنمنٹ موشن جس کام کے لئے بنا ہے جس مقصد کے لئے بنا ہے وہ serve ہوتا ہے یا نہیں اگر اس کی صریحاً خلاف ورزی ہے تو میرے خیال میں پھر وہ صحیح نہیں ہو گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اب اور اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, about the rules that it was not a matter of urgent and recent occurrence because it happened long ago. I would respectfully draw your attention to Parliamentary convention that anything occurring between the last session and the

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

first day of the next session is considered to be a recent matter provided a notice is given before the meeting of the first session. And this was my humble submission.

Mr. Chairman : I should be grateful to be educated on this, but if you want to go by the convention and if you want to go by the ruling, I have the ruling of this very Senate of several years back on this very issue and I can read that out to you if you wish so.

Mr. Ahmed Mian Soomro: If you see Rule 69 'except the motion made with the consent of the Chairman' and the Chairman is pleased not to give his consent, so the motion does not lie.

جناب چیئرمین: میں آئندہ کام کی سہولت کے پیش نظر یہ پڑھے دیتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ مناسب ہوگا اس میں پرانا رولنگ یہ ہے۔ اس میں بحث اس چیز پر ہو رہی تھی کہ صاحب ہمیں اب پتہ لگا ہے۔ واقعہ پرانا ہے لیکن ہمیں اب پتہ لگا ہے۔ وقوعہ کے کئی دن بعد، ہفتے بعد یا مہینے بعد ہمیں اب پتہ چلا ہے تو چیئرمین نے رولنگ یہ دی تھی۔

The ruling says that the date of Mover's information was not the determining and decisive factor.

decisive factor نہیں ہے، فیصلہ کن مرحلہ نہیں ہے کہ آپ کو کب پتہ چلا ہے۔

The decisive and determining factor in an adjournment Motion for such a matter is that it should be of recent occurrence. not because you learnt it recently. Now, if you see the traditions of the House of Commons on adjournment motions and I think, they are equally relevant. They say : 'what is contemplated is the occurrence of some sudden emergency either at home or in foreign affairs or both'. And, the crucial test always is as to whether the question proposed to be raised has arisen quite suddenly and created an emergent situation of such a character that there is a *prima-facie* case of urgency and the House must, therefore, leave aside all other business and take up consideration of the urgent matter at the appointed hour. It means the occurrence should be so sudden and emergent that there was no alternative but to adjourn the business of the House to discuss it. Then further it says that the urgency must be of such a character that the matter really brooks no delay and should be discussed on the same day that notice has been given of.

ان واقعات کے سلسلے میں اس طرح کے موشن کہ آپ کو کئی مہینے کے بعد پتہ چلا ہے اگرچہ وہ معاملہ کبھی کا ختم ہو چکا ہے وہ ایڈجرنمنٹ موشن کے طور پر کوالیفائی نہیں کر سکتے - قاضی صاحب کو پوری آزادی ہے کہ اس پر ایک اور ریزولوشن لائیں، پرائیویٹ ممبر ڈے پر ڈسکس کریں - اگر فارن یا انٹرنل آفیئرز پر بحث ہو رہی ہے تو اس میں وہ معاملہ ریز (Raise) کریں - میری عرض صرف اتنی ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے وہ معاملہ موضوع نہیں بن سکتا -

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، دراصل اس وقت ہم ایک بڑے اہم مسئلے پر گفتگو کر رہے ہیں - اس کا تعلق صرف اس ایڈجرنمنٹ موشن سے نہیں بلکہ یہ ایک بنیادی چیز ہے اور اگر آپ اس کے اوپر یہ رولنگ دے دیں کہ یہ واقعہ recents کے معانی وہی ہیں جو اس ایڈجرنمنٹ موشن کے ذیل میں آپ نے متعین فرمائے ہیں - تو میرے خیال میں اس ایوان کے لئے بڑی مشکلات پیدا ہوں گی، جہاں تک پارلیمانی روایات کا میں نے مطالعہ کیا ہے بات وہی ہے جو کہ محترم ساتھی احمد میاں سومرو نے کہی ہے دراصل روایات یہی کہتی ہیں recent کی تعریف یہی ہو گی کہ ایوان کے دو اجلاس کے درمیان کوئی واقعہ وقوع پذیر ہوا ہو، اور اس کا نوٹس متعلقہ شخص نے ایوان کے اجلاس کے پہلے دن سے پہلے پہلے ایوان کو مطلع کر دیا ہو، اگر آپ یہ بات تسلیم نہیں کریں گے تو پھر فی الحقیقت اس ایوان کے لئے یہ ممکن نہیں رہے گا کہ دو اجلاس کے درمیان جو بھی ڈویلپمنٹس ہوئی ہوں ان پر کبھی ایوان غور کر سکے:

جس رولنگ کا آپ نے ذکر کیا ہے اس پر اگر آپ دوبارہ غور فرمائیں گے تو آپ یہ دیکھیں گے کہ زیر غور مسئلہ بڑا مختلف ہے، وہاں بات یہ زیر غور تھی کہ متعلقہ شخص کے علم میں ایک چیز کب آئی، یہ دو الگ الگ باتیں ہیں ہم اس وقت یہ بحث نہیں کر رہے کہ جس شخص نے تحریک پیش کی ہے بات اسکے علم میں کب آئی ہے، ہم بحث اس بات پر کر رہے ہیں کہ ہماری نگاہ میں recent .

[Prof. Khurshid Ahmad]

کی تعریف کیا ہو گی اور اس پر برطانوی پارلیمانی پریکٹس بھی بطور حوالہ پیش کی جا سکتی ہے ۔ جس چیز کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ دراصل ایک خاص سچوالیشن ہے جہاں مسئلہ sudden واقعات کے بارے میں ہے recent ایک بالکل دوسری چیز ہے اور recent کی تعریف یہی ہو گی کہ پارلیمنٹ کے دو اجلاس کے درمیان جو چیزیں واقع ہوئی ہوں ان کا بروقت نوٹس لیا جائے اور نئے اجلاس کے پہلے دن اس کا اظہار کیا جائے ۔

جناب چیئرمین : میں مشکور ہوں گا اگر اس طرح کے رولنگ جو آپ کے پاس ہیں میرے نوٹس میں لے آئے ۔ لیکن پچھلے دو تین مہینوں میں میرے پاس بھی اتنا زیادہ کام نہیں تھا ، اور مئیز پارلیمانی پریکٹس کا جواب بھی میری میز پر پڑی ہے میں نے بھی study کیا ہے ۔ اور میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اسی سے عرض کیا ہے اور اسی کے وساطت سے کیا ہے ۔ بہرحال آئندہ مجھے خوشی ہو گی اگر آپ مجھے ایجوکیٹ کریں ۔ بہرحال اس پر اور بحث ضروری نہیں ہے کیونکہ اور بھی کام کرنا ہے ۔

جناب احمد میاں سومرو : یہ ہاؤس کے حق کا سوال ہے ۔ It is very important point which we are discussing because this House will be deprived of the right of discussing anything that has happened between the two sessions.

Mr. Chairman : I think, I told you this in the beginning that when you revise the rules please provide for all these contingencies. For the time being these are your rules and these are your traditions. I quoted you the old ruling of this very Senate. It will not be binding on me, I can differ from it but still it is the ruling for the time being which holds the field. I quoted to you the practice in the House of Commons also, but if you want to change all that I am open to conviction as I said before. But these are not matters which can be debated in this particular manner.

جناب جاوید جبار : جناب چیئرمین صاحب ! صرف urgency کے بارے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں آج کے ڈان میں خبر شائع ہوئی ہے کہ جمعہ کو اورنگی میں ایک ہڑتال ہوئی تھی جس بات کا یہ ثبوت دیتی ہے کہ

مسئلہ پوری طرح حل نہیں ہوا ، لہٰذا کچھ حد تک urgency

application اس پر .....

جناب چیئرمین : جبار صاحب وہ ٹھیک ہے اگر وہ ہڑتال فیڈرل گورنمنٹ کی جورسڈکشن میں ہے آپ کا جو رول ۱۷ ہے اس کے قواعد و ضوابط آپ دیکھ لیں ان میں کیا چیز آتی ہے اور کیا نہیں آتی۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ ہڑتال ہو، یا نہ ہو ، اگر اس ہڑتال میں پولیس کی طرف سے زیادتی ہوئی ہے اور وہ پولیس فیڈرل گورنمنٹ کی ہے تو اس پر ریزولوشن لائیں ، ریزولوشن پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

POINT OF ORDER RE: DRINKING WATER IN THE HOUSE

مولانا سمیع الحق : پوائنٹ آف آرڈر ، جناب چیئرمین میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں ایوان میں ممبروں کو پانی پلانا قواعد و ضوابط میں ہے یا نہیں ، بعض ممبران پانی منگواتے ہیں اور ان کو پانی دے دیا جاتا ہے ۔ میرے خیال میں تو یہ رول کے خلاف ہے۔

جناب چیئرمین : جہاں تک مجھے علم ہے یہ رول کے خلاف ہے میں آپ سے agree کرتا ہوں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : احتیاج کو satisfy کرنے کے لئے ہال سے باہر جاکر آپ جو کچھ کرنا چاہیں وہ کریں ۔

ایک معزز رکن : پوائنٹ آف انفارمیشن ، کل سینٹ کی غیر رسمی میٹنگ میں جو وزیر اعظم صاحب نے فرمایا تھا کہ دو دن آئندہ کل اور آئندہ پرسوں داخلی امور پر بحث کرنے اور جائزہ لینے کا موقع دیا جائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کراچی کا مسئلہ جو یقیناً ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور جس کے اثرات ابھی تک باقی ہیں میں قاضی صاحب اور دوسرے بزرگوں سے اس بات پر متفق ہوں کہ کیوں نہ اس مسئلے پر جب داخلی امور پر بحث کر رہے ہوں زیادہ توجہ دیں ۔ مجھے وزیر اعظم کی کل کی یقین دہانی ابھی تک یاد ہے اور مجھے امید ہے کہ

[An Hon. Member]
وزیر اعظم صاحب اپنی اس یقین دہانی کے تحت ہیں کل یا پرسوں یہ موقع فراہم کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اگر آپ نے مجھے سنا ہو تو میں نے یہی گذارش کی ہے اس موقع پر اور یہ موقع موزوں بھی ہو گا کہ کراچی کے سارے حالات آپ ڈسکس کریں - آدھا گھنٹہ جو ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے ہوتا ہے وہ گذر رہا ہے - ایک اور لی جا سکتی ہے باقی آئندہ کے لئے ملتوی کرتے ہیں - نمبر ۸، عبدالرحیم میرداد خیل ... ایک اور عرض کر دوں وہ سیکریٹریٹ اور رپورٹرز کی طرف سے ایک درخواست آئی ہے بہت سارے حضرات میری طرح اس دشت کی سیاحی میں نووارد ہیں تو اگر آپ کچھ عرض کرنے سے پہلے اپنا نام بھی بتائیں تو رپورٹرز کے لئے آسانی ہو گی اور سیکریٹریٹ بھی غلطی نہیں کرے گا، میری گذارش ہے کہ جو صاحبان کسی موضوع پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنا تعارف بھی کرا دیں جناب میرداد خیل صاحب،

ADJOURNMENT MOTION RE: STEALING AND SELLING OF HEARTS OF DEAD BODIES

جناب چیئرمین: جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب!

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا! خدا نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے اور اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کو بہت ہی عزت اور احترام کے ساتھ تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ پڑھنے کے بعد سپرد خاک کرو- لیکن گذشتہ سال مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء کو ملتان میں پانچ مردوں کے دل چوری ہو گئے اور انسانی کھوپڑیاں ایک ایک ہزار روپے میں فروخت کی گئیں - جس کا باقاعدہ ثبوت روزنامہ "مشرق" کوئٹہ ۲۸ اگست ۱۹۸۴ء کے اخبار میں باقاعدہ خبر شائع ہوئی ہے اور نقل ہمراہ ارسال خدمت ہے - چونکہ اس اقدام سے مسلمانوں میں خوف و ہراس پیدا ہوا ہے، انسانیت کی سخت توہین ہوئی ہے اور مسلمانوں کا وقار اس اقدام سے سخت مجروح ہوا ہے، اور لواحقین میں بے چینی پیدا ہوئی ہے۔

اللہ تبارک وتعالے تو قرآن حکیم میں یہ ارشاد فرماتا ہے کہ (عربی)
انسان کی عظمت اور کبریائی یہی ہے کہ اس کو صحیح طریقے سے اور اس کے جو حالات ہیں اس کے مطابق اس کو سپرد خاک کیا جائے اور بڑے احترام اور بڑی عزت وتکریم کے ساتھ اور یہاں تک کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جب جنازہ گذر رہا ہو تو اس جنازے سے آگے نہیں جانا چاہیئے اس کے پیچھے جانا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: یہ بات تو آپ کی صحیح ہے لیکن اگر آپ دو چیزوں پر اظہار خیال کریں تو بہتر ہوگا۔ ایک تو یہ ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ یہ وقوعہ اگست ۸۰ء کا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ اگر چوری ہوئی ہے تو یہ صوبائی معاملہ ہے، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے؟ دلوں کی چوری کا ہم رومانٹک انداز میں تو سنا کرتے تھے لیکن یہ پہلا ہی واقعہ ہے کہ فزیکلی دلوں کی چوری ہو گئی ہے۔ یہ بھی کچھ عجیب نظر آتا ہے۔ یہ معاملہ صوبائی ہے اور بہت پرانا ہے مجھے افسوس ہے کہ اسے مسترد ہی کرنا پڑے گا۔

It is not admissible.

MESSAGES FROM N.A. SECRETARIAT *RE:* ADOPTION OF 8 BILLS

Mr. Chairman: Actually, Adjournment Motion hour is over. The following messages have been received from the National Assembly Secretariat, I read them one by one. These are of 23rd June, and are addressed to the Secretary Senate.

Sir, in pursuance of rule 109 of the rules of procedure and conduct of business in the National Assembly, 1973 I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly has passed the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendement) Bill 1985 on 15th June, 1985. A copy of the bill is transmitted herewith, signed by the Secretary, National Assembly.

Another message to the same effect and in the same terms but relating to the Employees. Cost of Living, (relief) (Amendment) Bill 1985, passed by the National Assembly on 15th of June, 1985. A copy of the bill has also been transmitted with the message.

[Mr. Chairman]

The third message pertains to the Banking Tribunals (Amendment) Bill, 1985 and it says that in pursuance of Rule 109 of the rules of procedure and conduct of business in the National Assembly, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Banking Tribunals (Amendment) Bill, 1985 on 15th June, 1985. A copy of the Bill is transmitted herewith. (In reply to an interrogation the Chairman added these are the National Assembly Rules. We don't have the same rules.)

Then, this one relates to another bill passed by the Assembly and it says the same thing that, in pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of business in the National Assembly. I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Pakistan International Airlines Corporation (Amendment) Bill, 1985 on 15th of June, 1985, a copy of the bill is transmitted herewith.

The next relates to the Labour Laws (Amendment) Bill, and reads in pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1973, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Labour Laws (Amendment) Bill, 1985 on 15th of June, 1985. A copy of the Bill is transmitted herewith.

Next, again quoting the same rule, it says I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Bill, 1985 on 16th June, 1985. A copy of the bill is transmitted herewith.

The next, one says, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals, and Animal Products) (Amendment) Bill, 1985 on 16th June, 1985. A copy of the bill is transmitted herewith.

The next, one reads I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Emigration (Amendment) Bill, 1985 on 16th June, 1985. A copy of the bill is transmitted herewith.

Next, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Korangi Fisheries Harbour Authority (Amendment) Bill, 1985 on 16th June, 1985. A copy of the bill is transmitted herewith.

Next, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the West Pakistan Maternity Benefit

(Amendment) Bill, 1985 on 16th June, 1985. A copy of the bill is transmitted herewith.

Next, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Representation of the people (Seventh Amendment) Bill, 1985 on 16th June, 1985. A copy of the bill is transmitted herewith.

Next, in pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Senate (Election) (Second Amendment) Bill, 1985 on 16th June, 1985.

Next, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Representation of the people (Eighth Amendment) Bill, 1985 on 16th June, 1985. A copy of the bill is transmitted herewith. And finally in pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1973, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1985 under 16th June, 1985. A copy of the bill is transmitted herewith.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Point of Information, Sir, we have before us in respect of some of these Bills which we just mentioned, Sir, Ordinances for approval . . . .

(Interruption)

Mr. Chairman: I think this is a little pre-mature, let the Honourable Member lay . . . .

(Interruption)

Mr. Ahmed Mian Soomro: We have before us the Ordinances in general. . . . .

Mr. Chairman : I think let the Bills (and Ordinances if any) be laid on the table of the House, after that you can raise the question.

Mr. Ahmed Mian Soomro: The procedure for that is different, Sir.

Mr. Chairman : You can discuss it after they have been laid. Now, the Honourable Minister for Justice and Parliamentary Affairs.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Mr. Chairman, Sir, the following Ordinances promulgated by the President, are laid before the House of Senate as required under rules and Article 89 (2) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan :–

(1) The Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Ordinance, 1985 (XIX of 1985).

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

(2) The Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) (Amendment) Ordinance, 1985 (XX of 1985).

(3) The Emigration (Amendment) Ordinance, 1985 (XXI of 1985).

(4) The Korangi Fisheries Harbour Authority (Amendment) Ordinance, 1985 (XXII of 1985).

(5) The West Pakistan Maternity Benefit (Amendment) Ordinance, 1985 (XXIII of 1985).

(6) The Representation of the People (Seventh Amendment) Ordinance, 1985 (XXIV of 1985).

(7) The Senate (Election) (Second Amendment) Ordinance, 1985 (XXV of 1985).

(8) The Representation of the People (Eighth Amendment) Ordinance, 1985 (XXVI of 1985).

Mr. Chairman: Thank you. These Ordinances have been placed on the table of the House.

قاضی حسین احمد: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔ جناب والا! ہمیں آرڈیننس بھی مہیا کیا جائے تاکہ ہم اس کا مطالعہ کر سکیں اور اگر کوئی امنڈمنٹ دینی ہو تو دے سکیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ جائز مطالبہ ہے۔ آپ اس کی کاپی مہیا کریں۔ اور اس کو تقسیم کریں۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! جن کلازز یا سیکشنز میں ترامیم کی گئی ہیں وہ آرڈیننس ان کی خدمت میں پیش کر دی جائیں گی۔ آج ہی میں کوشش کرتا ہوں، کیونکہ ان پر ڈسکشن ہو گی۔ جو ابھی میں نے موو نہیں کئے۔ تو میں ڈسکشن نو تاریخ کو پروپوز کر رہا ہوں۔ اس سے پہلے میں کوشش کروں گا کہ جن سیکشنز میں ہم ترامیم کر رہے ہیں وہ آرڈیننس سیکشن بھی ان کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں قاضی صاحب کا مطالبہ یہ تھا کہ پورا جو اورجنل لاز ہے جس میں یہ امنڈمنٹس کی جا رہی ہیں وہ سب ان کو پرووائیڈ کیا جائے۔ تاکہ امنڈمنٹس کی نوعیت کا صحیح پتہ ہو سکے۔

جناب اقبال احمد خان: جناب کوشش کرتے ہیں کہ اگر سب کاپیز ہمیں available ہو گئیں اورجنل لاز کی تو ہم پھر ان کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: حتی الامکان، میرے خیال میں بہتر ہو گا، ان کو سہولت ہو گی بلز کو سمجھنے میں۔

ایک معزز رکن: کیا مذاق ہے جناب کہ امنڈمنٹ دیتے ہیں اس پر ہم ہاں یا نہ کریں۔

جناب چیئرمین: ابھی انہوں نے consideration کے لئے نہیں فرمایا۔ انہوں نے صرف میز پر رکھی ہیں۔ آپ ان کو دیکھ لیں۔ جو انفرمیشن آپ کو چاہیئے وہ میں نے آپ کی بجائے ان کو کہا ہے کہ وہ آپ کو اورجنل لا بھی دے دیں۔ تاکہ ان کو سمجھنے میں آپ کو سہولت ہو۔

Mr. M. Zahoor-ul-Haq : Sir, these Ordinances which are being put before the House, there is a fundamental point for which I specifically invite the attention of the Minister for Justice and Parliamentary Affairs. These Ordinances have been promulgated, under the powers conferred by clause 1 of Article 89 of the Constitution, the President is pleased to make and promulgate the ordinance. The Gazette Notification of this carries the date of 13th of March, 1985. The President took oath under the 1973 Constitution, on 23rd of March. How could these ordinances be promulgated under the constitutional provisions by the President when he has not expressed his allegiance to the Constitution.

جناب چیئرمین: آپ جس وقت کنسیڈریشن ہو گی اس وقت جواب دینا چاہیں گے؟

جناب اقبال احمد خان: اگر ان کی تسلی نہ ہو گی تو میں ان سے استدعا کروں گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کانسٹی ٹیوشن کی جو پرامگیشن انہوں نے فرمائی ہے، ریوائیول آف کانسٹی ٹیوشن ۱۹۸۵ء میں پریذیڈنٹ کو آرٹیکل ۴ کے تحت ریوائیول آف کانسٹی ٹیوشن

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

۱۹۷۳ء کے اختیارات دیئے گئے تھے - اور ریوائیول کے اختیارات کے تحت نوٹیفکیشن ۱۰ مارچ کی ہے، میں ان کی اطلاع کے لئے پڑھ دیتا ہوں، اور اگر وہ ارشاد فرمائیں گے تو میں اس کی کاپی مہیا کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: بہتر ہوگا کہ اگر آپ اس کی کاپی مہیا کریں - کیونکہ یہ دس مارچ کا جو نوٹیفکیشن ہے اس کے بعد.....

Mr. M. Zahoor-ul-Haq: Sir, I have a point for his convenience, that on the 10th of March what was brought into being, was the third schedule of the constitution which was revived. It means that the oath under the constitution and the Order 1985 was a must before the functionary could operate under the Constitution. So it is not just the Order of the 10th of March by itself. If you have not revived schedule pertaining to the oath of the President of Pakistan then you could say that. But once you have revived the Constiution including the schedule pertaining to the oath of the President, then, the President could operate under Article 89 only if he has taken oath which he did on the 23rd of March.

Mr. Chairman : This is the point which you can raise when we take up the consideration of these Ordinances and in the meantime I think, the Minister for Justice has taken note of it. He will provide me with all the relevant Gazette Notifications, so that we have a good comprehension of what is being discussed. Now, Minister for Justice and Parliamentary Affairs.

MOTION *RE:* REVIVAL OF MEMBERSHIP OF THE INTERPARLIAMENTARY UNION

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, I beg to move that all the members of this House may be the members of the Pakistan National Group of the Interparliamentary Union. The rules framed for the group be adopted and the Leader of the House may be authorised to form the Executive Committee from the Senate as envisaged in the rules.

جناب والا! یہ انٹر پارلیمنٹری یونین جو ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جس میں ایک سو تین ملکوں کی پارلیمنٹس کے اراکین اس کے ممبر ہیں - یہ ۱۹۷۸ء میں پارلیمنٹ اور سینٹ کے ڈیزالو ہونے سے اس میں ہماری ممبر شپ Suspend ہو گئی تھی۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ درخواست دوبارہ دیں تاکہ اس بین الاقوامی ادارے میں

اس ہاؤس کو، ہماری پارلیمنٹ کو نمائندگی ملے - اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہم اپنا نیشنل گروپ فارم کریں - اور جتنے ممبر پارلیمنٹ ہیں اس کے رکن تصور کئے جائیں - اس مقصد کے لئے میں نے یہ موشن دی ہے کہ اس ہاؤس کے تمام اراکین اس کے ممبر تصور کئے جائیں - اور جناب وزیراعظم صاحب کو اس بات کا اختیار دیا جائے کہ وہ اس میں سے ایگزیکٹو کمیٹی نامزد کر سکیں - جناب والا! اس انٹر پارلیمنٹری یونین کا اجلاس اوٹاوا میں غالباً دو یا تین ستمبر کو رہا ہے اور ہمیں وہاں اپنی ایفیلیئیشن کی درخواست دینی ہے - اس لئے میری استدعا ہوگی کہ اس موشن کی منظوری دے دی جائے -

Mr. Chairman : The motion is that all the Members of this House may be members of the Pakistan National Group of the Inter-parliamentary Union. The rules framed for the group may be adopted and the Leader of the House may be authorised to form the Executive Committee from the Senate as envisaged in the rules.

قاضی حسین احمد: جناب آج اس کے تمام رولز اور قواعد وغیرہ دیئے گئے ہیں - ہم پہلے اس طرح کی کسی یونین سے باخبر نہیں تھے - اس لئے ہمیں اس کا موقع دیا جائے کہ ہم اس کا مطالعہ کریں اور کل اس ریزولیوشن کو موو کر دیا جائے -

جناب چیئرمین: کل بھی موو ہو سکتا ہے - لیکن قاضی صاحب میں آپ کو بالکل تسلی دیتا ہوں کہ یہ ایوان کے حق میں ہے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے -

قاضی حسین احمد: جناب والا! ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے - لیکن ہمیں موقع دیا جائے کہ ہم اس کا مطالعہ کر لیں - اور اس کا برابر پروسیجر اڈاپٹ کریں - بن دیکھے کسی چیز کے بارے میں کہنا میرے خیال میں صحیح نہیں ہے -

جناب اقبال احمد خان: مجھے جناب کوئی اعتراض نہیں ہے - میں نے تو اس لئے کہا ہے کہ ہم اس کے ممبر تصور ہوں - کیونکہ کل قاضی صاحب تشریف نہیں رکھتے تھے، ان کی مجبوری تھی - وہاں بھی ساری پوزیشن میں نے ایکسپلین کر دی تھی - ہم اس کو کل ٹیک اپ کر لیں گے -

Mr. Chairman : We defer it then till tomorrow.

جناب اقبال احمد خان: یہ ٹوٹل nine ممبر اس کمیٹی کے ہوتے ہیں۔ چھ نیشنل اسمبلی سے اور تین سینیٹ سے۔

جناب چیئرمین: سینیٹ سے ایک وائس پریذیڈنٹ اور تین سینیٹرز ہوں گے ایگزیکٹو کمیٹی کے۔

جناب اقبال احمد خان: آئیٹم نمبر سیون ہے جو اسی سے related ہے جناب۔ تو اس کو بھی کل کے لئے رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: کل تک کے لئے دونوں کو defer کر لیتے ہیں۔

The next motion also stands in your name, Minister for Justice and Parliamentary Affairs.

MOTION *RE:* APPOINTMENT OF MEMBERS TO THE STANDING COMMITTEES

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to move :

> "That the Prime Minister be authorised to appoint members of Standing Committees envisaged in rules 137, 139, 141 and 143 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973."

سر۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ہم نے اس معزز اراکین کی خدمت میں سیکرٹیریٹ کی طرف سے درخواست کی تھی کہ وہ سٹینڈنگ کمیٹیز کے لئے اپنی ترجیحات سے سیکریٹریٹ کو مطلع فرمائیں تاکہ ہم تجویز کو اس ایوان میں پیش کر سکیں۔ اس کمیٹی کے قیام کے لئے۔ اور کچھ ممبران کی طرف سے ان کی ترجیحات موصول ہوئی ہیں لیکن بیشتر اراکین نے اس پر توجہ نہیں فرمائی ہے جنہیں وقت نہیں ملا ہوگا۔ تو چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ کمیٹی جلد از جلد قائم ہو یہ موشن میں نے اس لئے پیش کی ہے کہ ہم ہاؤس کو مطلع کر دیں کہ اگر ہم ہاؤس کو authorise کر دیں جو ہمیں ترجیحات موصول ہوں گی اراکین کی طرف سے ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے جناب پرائم منسٹر اس کمیٹی کے قیام کا اعلان فرما دیں گے۔ تاکہ جو Business putup کیا جائے تو اس میں تاخیر نہ ہو۔ یہاں میں یہ بھی عرض کر دوں

کہ شروع میں ایک معزز رکن نے یہ ارشاد فرمایا تھا ہم ان Rules and Procedure کو بھی revise کر رہے ہیں پھر اس پر موشن موو ہو گی پھر اس کی روشنی میں کمیٹی میں ترمیم، تنسیخ ہو سکے گی۔

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the Prime Minister be authorised to appoint members of Standing Committees envisaged in rules 137, 139, 141 and 143 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973."

The motion was carried.

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! process بھی پوچھنا چاہیئے۔

Mr. Chairman : Next No. 6.

MOTION *RE:* CONSTITUTION OF A SPECIAL COMMITTEE TO PREPARE DRAFT RULES OF PROCEDURE AND CONDUCT OF BUSINESS IN THE SENATE

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to move :

"That the Prime Minister be authorized to constitute a Special Committee to prepare draft Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate."

جناب صبح بھی اس کا ذکر اس معزز ایوان میں ہوا کہ کچھ دقتیں ہیں اس معزز ایوان کو effectively چلانے کے لئے وقتاً فوقتاً اس بات کا اظہار کیا ہے کہ کمیٹی کو بھی فنکشنل کمیٹی ہونا چاہیئے۔ کہیں یہ بھی کہ کمیٹیز کی تعداد بھی زیادہ ہونی چاہیئے۔ ان رولز کو ۷۳ء میں نافذ کیا گیا تھا۔ by order of the President. تو اس سینیٹ نے آئین کے تحت اپنے رولز فریم نہیں کئے تھے۔ چونکہ یہ کافی غور طلب مسئلہ ہے اور اس کو جلدی بھی کرنا چاہیئے اس لئے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جناب لیڈر آف دی ہاؤس کو authorise کریں کہ وہ ایک کمیٹی بنائیں جو آج کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے پورے غور وفکر کے بعد ان رولز کا مسودہ تیار کرے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ دیکھیں کہ یہ معزز ایوان جو ایوان

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

بالا کہلاتا ہے کس طریقے سے effectively function کرتا ہے اور قوم کو بھی اور دنیا کو بھی اس بات کا احساس ہو کہ پاکستان کا ایوانِ بالا بہت effective ایوان ہے اور اس کے لئے یہ موجودہ رولز کافی نہیں ہیں۔ میری استدعا ہے کہ اس موشن کو قبول فرمایا جائے تاکہ اس پر جلدی کام شروع کیا جا سکے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman : The Motion is :

> "That the Prime Minister be authorized to constitute a Special Committee to prepare draft Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, subject to the Constitution, the House may make rules for regulating its procedure and the conduct of its business and shall have power to act notwithstanding any vacancy of membership thereof and any proceeding in the House shall not be invalid on the ground that some persons who were not entitled to do so but otherwise took part in the proceedings. Therefore, the requirement of the Constitution is, that these rules are to be framed by the House and therefore, the House can not delegate its power of which the Constitution does not permit.

Mr. Chairman : The House is not free in delegating any power, to anybody. The house is delegating only the power to appoint committee which should draft the rules for the purposes of submission to this very House for consideration and approval or rejection, as the case may be.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman : Next.

THE MODARABA COMPANIES AND MODARABA (FLOATATION AND CONTROL) BILL

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, we start from the legislative business, Sir, I beg to move :

> "That the bill to amend the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980 (XXXI of 1980). The Modaraba Companies and Modaraba (Flotation and Control), (Amendment), Bill, 1985, as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985.

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the bill to amend the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980 (XXXI of 1980). The Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control), (Amendment), Bill, 1985, as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985.

An Honourable Member : Point of order.

Mr. Chairman : Yes.

An Honourable Member: Are we going to consider an approved Ordinance, or are we going to consider an approved bill because the procedure for the both is different under the rules? The learned Law Minister has put both the Ordinance and the Bill. Obviously, we can not do both the things. So, it may kindly be clarified what we want to do.

Mr. Chairman: The Minister will clarify the position. But I think the Ordinances that will come to the House for consideration will have been converted into bills as this is a constitutional requirement. What we have to consider now are bills which emanated or originated in the National Assembly, and which have been passed and transmitted to us with the messages that I read out to you. So this is the position. We have to consider the Bills and not the Ordinances which were laid on the table earlier.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I think, the misunderstanding is on account of the title of the Ordinance in which the amendment is sought to be moved . That Ordinance was promulgated in 1980. Now, we seek the amendment in the said Ordinance and that is through the Bill of 1985 which is submitted in the. . . . . .

Mr. Chairman : I have read it for the purpose of identification.

Mr. Iqbal Ahmed Khan : Yes, Sir.

Mr. Chairman: So that, it may not create any confusion.

(The motion was carried.)

An Honourable Member : As promised by the Law Minister, that he would do that as the original Act and subject to that. . . . .

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Period of amendments that we have allowed, we have atleast 2 days notice but unless we get those, it will not be possible to give them within two days.

Mr. Chairman: You can submit them today, I think we will take. . . . . .

Mr. Iqbal Ahmad Khan: How do you know what are the amendments unless you see how can. . . .

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I will try to provide copies of these Rules and Ordinances to the Hon. Members. Then, I may respectfully submit that the Federal Shariat Court, on the *suo moto* examination the Federal laws, concluded that Sections 19 & 22 of the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980, should be amended so as to require the Federal Government to give to a person, preferring an appeal under these sections, an opportunity of being heard, before the appeal was disposed of. To give an effect to the opinions and directions of the court, the modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Ordinance, 1980 was promulgated on 13th March, 1980 and necessary amendments introduced :

Sir, according to Article 23(d) of the Constitution, these amendments are being brought in the relevant laws by our Shariat court.

Mr. Muhammad Khan Junejo: Rightly, the Hon. Member has raised a point that he would like to place the whole of Ordinances before him, so that he could really examine the whole aspects of the amendments. So, I would advise the Minister of Justice, that he should get the copies of these Ordinances and pass on to all those respective Members who would like to examine and then to come up with their views on the subject.

Mr. Chairman: Thank you very much, Sir.

قاضی حسین احمد: جناب والا! جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ شریعت کورٹ کے فیصلے کے مطابق ترمیمات کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلے میں میری گذارش ہے کہ اوریجنل ایکٹ کے ساتھ ہمیں شریعت کورٹ کے فیصلے بھی مہیا کئے جائیں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ شریعت کورٹس کے فیصلوں کو کہاں تک ان ترمیمات میں جگہ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: مطالبہ جائز ہے - جیسا کہ پرائم منسٹر صاحب نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ وزیر قانون صاحب کوشش کریں کہ سب کو پہنچ جائے۔

جناب اقبال احمد خان: چونکہ معزز اراکین کے ایڈریس ہمارے پاس نہیں ہیں اس لئے میں سینٹ کے سیکریٹریٹ کو مطلوبہ مسودات مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: وہ ہم تقسیم کر دیں گے۔

So long as we can get the copies both of the judgement as well as of the original laws to which these amendments have been proposed.

Prof. Khurshid Ahmed Sahib.

پروفیسر خورشید احمد: ایوان کے ایک معزز رکن نے آرڈیننس کے متعلق ایک بڑا قانونی مسئلہ اٹھایا ہے - آپ نے وزیر اعظم کو موقع دیا کہ وہ بعد میں اس پر اپنی رائے کا اظہار کریں - میرے خیال میں اس وقت ہم یہ طے کر رہے ہیں کہ وہ بل جس کی بنیاد اس آرڈیننس پر ہے اور جو اس اعتراض کی زد میں آتا ہے ہم اس پر ۹ تاریخ کو غور کریں - میرے خیال میں یہ بات ضروری ہے کہ اس پر غور کرنے سے پہلے جو قانونی مسئلہ ہے اس پر آپ بحث کرلیں - اطمینان کے لئے کہ ہم جو کام کر رہے ہیں وہ قانون اور دستور کے مطابق ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے - میری درخواست ہے اٹارنی جنرل صاحب سے ہے کہ وہ اس نکتہ سے نو تاریخ کو ایوان کو مطلع کر دیں کہ اس کی صحیح پوزیشن کیا ہے -

Mr. Attorney General: I will do that. I want to clarify. This is a very simple clarification.

Mr. Chairman: But I think you would put that on the relevant time i.e. the 9th July.

Mr. Attorney General: On the 9th July,

قاضی حسین احمد: جناب والا! گذارش یہ ہے کہ جب وہ ۹ تاریخ کو وضاحت کریں گے تو چاہیئے یہ کہ یہ ساری چیزیں پھر ۹ تاریخ کو ہمیں دی جائیں - اور اس کے بعد ہمیں مہلت دی جائے کہ ہم پھر اس پر غور کریں - اس لئے کہ جب قانونی پوزیشن اس کی واضح نہیں ہو گی تو اس سے پہلے اس پر غور کرنا اور اسے جانچنا قبل از وقت ہی ہوگا -

جناب چیئرمین: قانونی پوزیشن کا بھی مطالعہ کرلیں اور اس کا بھی مطالعہ کرلیں۔ اگر قانونی پوزیشن صحیح ہوئی تو بل ہم لے لیں گے اور اگر قانونی پوزیشن کچھ اور ہوئی تو پھر کچھ اور دستخط کریں گے۔ ویسے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہم خواہ مخواہ اس کے لئے دو دن ضائع کریں۔ اور بل کا مطالعہ چھوڑ دیں۔ جناب اقبال احمد خان صاحب۔

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir I beg to move :

"That the Bill further to amend the Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) Ordinance, 1979 (XLIX of 1979) [The Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the Bill further to amend the Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) Ordinance, 1979 (XLIX of 1979) [The Pakistan Animal Quarantine (Import and Export of Animals and Animal Products) (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

The motion was carri*(The motion was carried.)*

Mr. Chairman : Next No. 10.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: I beg to move .

"That the Bill further to amend the Emigration Ordinance, 1979 (XVIII of 1979) [The Emigration (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985."

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the Bill further to amend the Emigration Ordinance, 1979 (XVIII of 1979) [The Emigration (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985."

(The motion was caried.)

Mr. Chairman: Next No. 11.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir I beg to move :

"That the Bill to amend the Korangi Fisheries Harbour Ordinance, 1982 (XVI of 1982) [The Karachi Fisheries Harbour Authority (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the Bill to amend the Korangi Fisheries Harbour Ordinance, 1982 (XVI of 1982) [The Karachi Fisheries Harbour Authority (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

(The motion was carried.)

Mr. Chairman : Next No. 12.

Mr. Iqbal Ahmed Khan : I beg to move :

"That the Bill further to amend the West Pakistan Maternity Benefit Ordinance, 1958 (West Pakistan Ordinance No. XXXII of 1958) [The West Pakistan Maternity Benefit (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the Bill further to amend the West Pakistan Maternity Benefit Ordinance, 1958 (West Pakistan Ordinance No. XXXII of 1958) [The West Pakistan Maternity Benefit (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

(The motion was carried.)

Mr. Chairman : Next No. 13.

Mr. Iqbal Ahmed Khan : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Representation of the People Act, 1976 (LXXXV of 1976) [The Representation of the People (Seventh Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the Bill further to amend the Representation of the People Act, 1976 (LXXXV of 1976) [The Representation of the People (Seventh Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

(The motion was carried.)

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 (LI of 1975) [The Senate (Election) (Second Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 (LI of 1975) [The Senate (Election) (Second Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985".

(The motion was carried.)

Mr. Chairman : Next, No. 15.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Representation of the People Act, 1976 (LXXXV of 1976) [The Representation of the People (Eighth Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985."

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the Bill further to amend the Representation of the People Act, 1976 (LXXXV of 1976) [The Representation of the People (Eighth Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985."

(The motion was carried).

Mr. Chairman : Next, No. 16.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985."

Mr. Chairman : The motion before the House is :

"That the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be considered on 9-7-1985."

(The motion was carried.)

Mr. Chairman : This finishes the legislative business.

Mr. Muhammad Khan Junejo : Sir, normally the leader of the House is the Prime Minister but sometimes when I am not present in the House, I would like to nominate Mr. Khudadad Khan, Senator from Sargodha to act as Leader in my absence during this Session. This is for the information of the House.

Mr. Chairman : Thank you very much. Is there any other business?

جناب اقبال احمد خان : جناب آج کے نظام کار کے مطابق تو آج بزنس نہیں ہے۔ کل جیسا کہ جناب وزیر اعظم صاحب نے اعلان فرمایا ہے internal policy پر بحث ہوگی تو اس سلسلے میں فارمل موشن کل صبح جناب وزیر داخلہ پیش کر دیں گے اور آرڈر آف دی ڈے اس کے مطابق جاری کر دیا جائے گا۔ اب کل کتنے بجے اجلاس شروع کرنا ہے اس کے متعلق آپ ارشاد فرمائیں۔

Mr. Chairman : I am in the hands of the House, but, I think that 9.30 a.m. is a good time.

Mr. Salim Saifullah Khan : Sir, 9.30 a.m. is alright.

Mr. Chairman : Since there is no other business in the House, we adjourn today to meet again tomarrow at 9.30 a.m. in this very hall. Thank you.

(The House adjourned till Half Past nine in the morning on Sunday, July 7, 1985.)

PCPPI–4381(85) Senate–